

مومنین و مقصرین کے عقاید کا تقابلی جائزہ



ہم صحیح پرستوں کی یہ ریت پرانی ہے
ہاتھوں میں قلم رکھنا یا ہاتھ پر قلم رکھنا

ادارہ "اجر رسالت" راجہ منزل کماریاں شہر (گجرات)

دور باطل میں حق پرستوں کی۔ بات رہتی ہے مرنیں رہتے

لمکاریہ

جب سے غیر معلوم کو دین کا حامم سمجھ کر اس سے رجوع شروع ہوا ہے تب سے دین کے معاملات میں الجحاوپیدا ہوا ہے مکمل اور جسم کا انتیازی انشان ہی "یقین" تھا کوئی مگان، رائے اور قیاس کی بنیاد پر کئے گئے فیصلوں کی بھیث چھڑا دیا گیا۔ آئیے قرآن صادق سے پوچھیں کہ کس سے رجوع کرنا ہے اور "مرجع" کون ہے

-1 سورۃ النساء آیت نمبر 82 "معاملات کو رسول اور اولی الامر کی طرف پلاو۔"

-2 سورۃ القلم آیت نمبر 48 "پس تو اپنے پروردگار کے حکم پر وہ۔"

-3 سورۃ الانبیاء آیت نمبر 7 "اگر تم اعلم ہو تو اہل ذکر سے پوچھو۔"

-4 سورۃ زخرف آیت نمبر 43 "تم اس کتاب کو مہبوبی سے تھا میر ہو۔"

-5 سورۃ محمد آیت نمبر 3 "اہل ایمان نے اپنے رب کی طرف سے مقرر کردہ حق کی اتباع کی"

-6 سورۃ محمد آیت نمبر 24 "کیا یہ لوگ قرآن عمل نہیں کرتے تا پہنچ ان کے دلوں پر تالے لگے ہوئے ہیں"

-7 سورۃ الانعام آیت نمبر 38 "ہم نے کتاب میں کسی شے کی کسی نہیں کی"

-8 سورۃ النساء آیت نمبر 70 "حقیقت جانے کے لئے بس اللہ ہی کا علم کافی ہے"

-9 سورۃ ہود آیت نمبر 6 "سب کچھ کتاب نہیں میں ہے"

-10 سورۃ یونس آیت نمبر 39 "انہوں نے اس چیز کی مکملیب کی جوان کے علمی احاطات سے باہر تھی"

-11 سورۃ البقرہ آیت نمبر 220 "اللہ کو خوبی علم ہے کہ مصلح کے لباس میں منسد کوں ہے"

آئیے

ہم اپنے گروہوں کی معافی مانگیں اور قرآن کی اس آیت پر فور کریں۔ "او ریقیانہم نے انسانوں اور جنات کی ایک کشیدہ کوہ دوزن کے لئے پہنچا لیا ہے ان کے پاس دل ہیں گردوں سوچے نہیں۔ ان کے پاس آئکھیں ہیں گردوں سے دیکھے نہیں۔ ان کے پاس کان ہیں گردوں سے منٹھیں۔ وہ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ وہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں۔ وہ لوگ ہیں جو نظمات میں پڑھے جو ہے ہیں" الاعراف 179 اور اس کی تکمیل میں جانے سے پہلے یہی کریں اور اس کا ایک ہی راستہ ہے کہ "علیٰ ولی اللہ" کو اپنا کیس تاکہ دلایت مطہر کا عنان جما را مقدر ہو اور دیگر سب خود ساختہ ولاجیں کے اڑات سے بچ کیں۔

ادارہ "اجر رسالت" راجہ منزل کماریاں شہر (گجرات)

بسم الله الرحمن الرحيم

﴿يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بِلَغَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْكَ مِمَّا
رَأَيْتَ وَمَا لَمْ تَرَ وَمَا لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَغْتَ
رَسَالَتَهُ وَاللَّهُ يَعْصُمُكَ مِنَ النَّاسِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكُفَّارِ﴾
(المائدة . ٦٧)

مومنین و مقصرین کے عقاید کا مقابلی جائزہ

هم صبح پرستوں کی یہ ریت پرانی ہے
ہاتھوں میں قلم رکھنا یا ہاتھ قلم رکھنا

دورِ باطل میں حق پرستوں کی
بات رہتی ہے سُر نہیں رہتے

ادارہ ”اجرِ رسالت“
راجہ منزل کھاریاں شہر ضلع گجرات

جملہ حقوق محفوظ ہیں

مُؤمنین و مقصرین کے عقاید کا تقابلی جائزہ	کتاب
السید جعفر حسین کاظمی	فرمائش و تعاون
حسین بن عباس راجہ	
رمضان المبارک ۱۴۲۳ھ، اگست ۲۰۱۱ء	طبع اول
ایک ہزار	تعداد
70 روپے	حدیہ
ادارہ اجری رسالت راجہ منزل کھاریاں شہر صلیع گجرات	ناشر

فہرست

۱۳	۱۵۔ موصویں کی عبادات و شہادت کا مقصد	۷	۱۔ مرآۃ العقول
۱۳	۱۶۔ سلام یا علیٰ مد	۹	۲۔ کلمہ طیبہ
۱۴	۱۷۔ موصوم کا کائنات پر اختیار	۱۰	۲۔ اللہ تعالیٰ نے اپنادین مکمل کر دیا
۱۴	۱۸۔ موصویں کی معرفت نورانیہ لازم ہے	۱۰	۳۔ عدالت الہی
۱۴	۱۹۔ عصمت موصویں	۱۰	۴۔ دین کی بنیاد اور اکان اسلام
۱۵	۲۰۔ فتویٰ صرف قرآن و سنت سے جائز ہے	۱۱	۵۔ اطاعت الہی
۱۵	۲۱۔ اتحاد بین المسلمين	۱۱	۶۔ موصویں سہوونسیان سے مبرائیں
۱۶	۲۲۔ موصویں کو شہید کرنے والوں سے صالحت کرنا حق کی کھلی مخالفت ہے	۱۱	۷۔ حاضروناظر
۱۶	۲۳۔ تحریف قرآن	۱۲	۸۔ موصویں نور الہی ہیں
۱۶	۲۴۔ موصویں کے القابات	۱۲	۹۔ موصویں نازل ہو کر ظہور فرماتے ہیں
۱۷	۲۵۔ مجہد کی تعریف	۱۲	۱۰۔ کائنات کی بقا و رزق موصویں
۱۷	۲۶۔ نص (قرآن و سنت) کے خلاف فتویٰ کے صدقے میں ہے	۱۲	۱۱۔ حرم موصوم کے در پر سجدہ
۱۷	۲۷۔ فتوؤں کے اختلاف کی علت	۱۲	۱۲۔ وسیلہ کے ذریعے قرب الہی
۱۷	۲۸۔ تقلید موصوم	۱۳	او ر حاجات طلب کرنا
۱۸	۲۹۔ اعمال کی قبولیت	۱۳	۱۳۔ مقام عصمت سے حسد
۱۸	۳۰۔ شفاعت روز قیامت	۱۳	

23	۳۳۔ اللہ کی راہ میں حرام مال خرچ کرنے کی ممانعت	18	۳۱۔ اذان واقامت ۳۲۔ شحد در صلوٰۃ
24	۳۵۔ انقلاب کی حقیقت	19	۳۳۔ محمد وآل محمد پر صلوٰۃ تلاوت
24	۳۶۔ مولاؤ کے القابات استعمال کرنے والوں کی حقیقت	19	۳۴۔ کا طریقہ
24	۳۷۔ روزے میں تمباکو کا استعمال حرام ہے	20	۳۲۔ روز عاشورگریبان چاک، سر پر خاک اور مصالحہ نہ کرنا
25	۳۸۔ بیوی کی ماوں سے شادی حرام ہے		۳۵۔ عزاداری امام مظلومؑ کی خاطر شیعہ میں بنانا
25	۳۹۔ بے حیائی کی ممانعت	20	۳۶۔ ماتم اور خون کا پرسہ
25	۴۰۔ قص و موسیقی اور جنسی فلمیں	21	۳۷۔ شعائر حسینی کی تعظیم
26	۴۱۔ شراب اور تمام نشہ آور اشیاء حرام	21	۳۸۔ اسیری کی علامت کڑا پہننا
26	۴۲۔ گھر میں ما حول پاکیزہ اور غذا پاک و صاف ہونی چاہیے	21	۳۹۔ تبلیغ ولایت علیؑ
26	۴۳۔ شترخ نجس اور حرام ہے	22	۴۰۔ تبلیغ ولایت میں خواتین کا کردار
26	۴۴۔ جشن ظہور و نوروز اور نذر نیاز	23	۴۱۔ مقصرین کے شرمناک فتوے
27	۴۵۔ تنشابہ فرقہ امامیہ اثنا عشری		۴۲۔ سیدزادی کا نکاح کفوئے
27	۴۶۔ مقصرین کے مذهب کا اصلی چہرہ	23	۴۳۔ دین حق میں تفاوت و اختلاف کی گنجائش نہیں
29	۴۷۔ دعا		

ولایت علی ابن ابی طالب حصنی فمن دخل حصی امن من عذابی

علی ابن ابی طالب صلواۃ اللہ علیہ کی ولایت میرا قلعہ ہے جو سیں داخل ہو گیا میرے عذاب سے امان پا گیا۔ (حدیث قدسی)
 کسی نے مولا امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب صلواۃ اللہ علیہ سے درخواست کی کہ مولا یہ فرمائیے کہ کائنات میں آسان ترین اور مشکل ترین امر کون سا ہے؟ سرکار ولایت پناہ مولا علی صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا! میری ولایت کا انکار آسان ترین امر ہے
 ترین اور مشکل ترین امر کون سا ہے؟ سرکار ولایت کا اقرار و شہادت۔ شیعان حیدر کرار کو جو امر دیگر تمام مذاہب و ممالک سے امتیازی حیثیت کا حامل بنتا تھا ہے وہ
 ہے ”علی ولی اللہ“ کا اقرار و شہادت۔ مگر بدقتی سے خود کو شیعہ کہلوانے والے ایک کثیر گروہ نے اس کلمہ حق کو چھپانے کے لئے
 ولایت مطلقہ کی بجائے ولایت فقیہ کے نظریے کو متعارف کروایا اور پھر جہاں بھر کے وسائل و ذرائع کو اس نظریہ باطلہ کی ترقی اور
 ترویج پر استعمال کرنا شروع کر دیا اور جس کی حد کا پتہ نہیں کہ یہ سلسلہ کتب تک جاری رہیگا ہاں اس بات پر کامل یقین ہے کہ اگر
 پہلے یہ تم نہ بھی ہو سکا تو ”وقت معلوم“ پر ضرور انجام کو پہنچے گا۔

ادارہ اجر رسالت کے ایک کارکن جناب محمد شہباز لطیف نے تجویز دی کہ ایک مختصر کتاب پچھے ہو جو مومنین شیعہ اثناعشری اور
 خود ساختہ و نام نہاد شیعہ یعنی مقصرین کے عقائد کو واضح کرے تاکہ سادہ لوح شیعہ اثناعشری ان مقصرین کے دام بدویانی سے
 محفوظ رہ سکیں۔ اس تجویز کو بہت سراہا گیا اور ولایت مطلقہ کے ایک دیکھیل کہ جنہوں نے متعدد کتابیں تالیف کر کے شیعہ اثناعشری
 مومنین کے عقائد حق کو سادہ لوح لوگوں تک پہنچایا۔ وہ صاحب عرفان کہ جو معصومین صلواۃ اللہ علیہم اجمعین کی بارگاہ کو، ہی مرجع
 خلاق مانتے ہوئے وہاں سے رزق عرفان لے کر سادہ لوح مومنین کو باہم پہنچا رہے ہیں سے گزارش کی تو انہوں نے انتہائی مختصر
 وقت میں اتنی جامع کوشش فرمائی جس کے لئے ادارہ اجر رسالت ان کا ممنون قائم کر رہے۔

یہ مختصر مگر جامع تحریر بارگاہ معصوم صلواۃ اللہ علیہ میں حاضر ہے اور تمام مومنین و مومنات کی خدمت میں التماس ہے کہ اس
 مختصر کتاب کا مطالعہ حقیقت پسندی سے فرمائیں اور حق کی معرفت کی توفیق اپنے مخصوص آئمہ طاہرین صلواۃ اللہ علیہم اجمعین کی
 جلیلۃ القدر بارگاہ سے مانگیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جو علی اعظم ہے ہمیں عرفان ولایت مطلقہ پر قائم فرمائے اور معرفت ولایت علی صلواۃ اللہ علیہ کو ہمارا

مقدار بنائے۔ سرکار شہادت پناہ مولا امام حسین صلواۃ اللہ علیہ کے پاک غم کو ہمارا نصیب بنائے۔ سرکار ولی الاعصر امام زمانہ صلواۃ اللہ علیہ کے انتظار کو ہمارا نہ بے قرار دے۔ ہمیں ہماری ذات کی نفعی کا ہنر عطا فرمائے تاکہ ہم کسی سے محبت کریں تو اپنے مولا کریم صلواۃ اللہ علیہ کے لئے اور اگر کسی سے نفرت کریں تو اپنے مولا کریم صلواۃ اللہ علیہ کے لئے ہماری تنہائیاں پاک ہوں تاکہ ہمارا رجوع صرف مخصوص صلواۃ اللہ علیہ کی طرف ہو۔

کفشن بوس عز ادار ان سید الشہداء

حسینین عباس راجہ

ادارہ اجر رسالت راجہ منزل کھاریاں شہر ضلع گجرات (پاکستان)

رابطہ نمبر 0300-5445315

محمد شہباز لطیف 0306-5824584

E-mail: samanaqvi72@yahoo.com

مرا آۃ العقول

اللہ جل جلالہ نے اپنی معرفت کی خاطر اپنے نور عظمت و جلال سے محمد و آل محمد کے نور اول کو اختیاع (جدا) فرمایا (القطرہ۔ ج ۱، ص ۲۷) جس طرح سورج کی کرن سورج سے نکلتی ہے۔ مگر ذہن نشین رہے کہ محمد و آل محمد نور کی صورت اختیار کرنے سے پہلے ازل سے مشیت الہی کے طور پر موجود تھے۔

پھر قادر مطلق اللہ الصمد نے محمد و آل محمد کی محبت میں تمام خلوقات و کائنات کو ان کے صدقے میں وجود بخشنا۔ اور محمد و آل محمد کو اپنی صفات الہیہ کا حقیقی مظہر قرار دیا اور ان کی محبت، مودت اور معرفت کو عظمت و عزت اور نجات و انعام کا ذریعہ قرار دیا۔ اللہ تعالیٰ نے عالم ذر میں تمام خلوقات کو عقل عطا فرمائی پھر رسول اللہ نے اللہ کا پیغام پہنچایا اور پھر اللہ نے اپنی ربوبیت، محمد مصطفیٰ کی رسالت اور علی مرتضیٰ کی ولایت کا اقرار لیا (بشارۃ المصطفیٰ۔ ص ۱۹)۔ جس اکثریت نے عالم ذر میں اپنے مکمل اختیار سے انکار کیا وہی یہاں بھی ولایت علیٰ سے انکار کر رہے ہیں۔

تمام انبیاء محمد و آل محمد کے ظہور کا انتظار اور ان سے محبت و مودت کا اقرار لیتے رہے۔ مگر انسان دنیا کے لامبے میں ولایت علیٰ سے روگردانی کرتے رہے اور فرقوں میں بٹتے رہے۔

امام مولا علیؑ فرماتے ہیں: بیشک امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ تہتر فرقے جہنم میں اور ایک فرقہ جنت میں جائے گا۔ تہتر میں سے تیرہ فرقے ہم اہلیتؑ کی محبت کا دعویٰ کریں گے، ان میں سے ایک جنت میں جائے گا اور بارہ جہنم میں۔ (کتاب سلیمان۔ ص ۱۶۹) یہ حدیث الاحتجاج، ج ۱، ص ۲۲۵، اور نجح الاسرار ج ۲، ص ۳۰۰، اور بحر المعارف میں بھی درج ہے۔

اب واضح ہو گیا کہ تہتر میں سے ساٹھ فرقے دوسرے لوگوں کے ہونگے اور تیرہ فرقے شیعہ کہلوائیں گے اور حق پر ہونے کا دعویٰ کریں گے مگر صرف ایک شیعہ فرقہ ناجیہ حق پر ہوگا، بارہ شیعہ فرقے جہنم میں جائیں گے تو ضروری ہے کہ ان فرقوں کا اجمانی جائزہ لیا جائے۔ تاریخ میں بہت سے نام مذکور ہیں مگر عقیدہ کے لحاظ سے تیرہ فرقے جو شیعہ ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں وہ یہ بنتے ہیں:

- ۱۔ **شیعان مولا علی المرتضیٰ۔** اثنا عشری امامیہ فرقہ (مذهب حق)
- ۲۔ **الغلاۃ۔** ان کے مختلف نام ہیں مثلاً سبائیہ جنہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ مولا علیؑ میں ظاہر ہوا ہے، یا نصیریہ جو مولا علیؑ کو اللہ کہتے ہیں۔ یہ فرقہ اب بھی شام اور پاک و ہند میں موجود ہے۔
- ۳۔ **الکلیسا نیہ۔** یہ حضرت محمد بن حنفیہؓ کو امام مانتے ہیں اور ان کی رجعت کے قائل ہیں۔

- ۴۔ زیدیہ۔ یہ حضرت زید بن علیؑ کو امام مانتے ہیں۔ اور امام کا معصوم ہونا لازم نہیں مانتے، جو آلؑ میں سے قیام کر لے وہ اُنکے ہاں امام ہو جاتا ہے۔
- ۵۔ قتبیہ۔ یہ فرقہ امام محمد باقر تک آئمہؑ کو مانتا ہے اور ائمہؑ کی رجعت کے قائل ہیں۔
- ۶۔ اسماعیلی، فاطحیہ اور عماریہ فرقہ۔ اسماعیلی (مبارکیہ) اسماعیل بن جعفرؑ کی امامت کے قائل ہیں۔ فاطحیہ عبداللہ بن جعفرؑ اور عماریہ محمد بن جعفرؑ کی امامت کے قائل ہیں۔ بہر حال یہ سارے حضرت جعفر صادقؑ پر آکر رک جاتے ہیں۔
- ۷۔ واقفہ۔ یہ فرقہ امام موسیٰ کاظمؑ کی امامت پر آکر رک جاتا ہے۔ مخطوط یہ بھی انگی قسم ہے۔
- ۸۔ قطعیہ۔ یہ فرقہ امام علی رضاؑ کی امامت پر آکر رک جاتا ہے۔
- ۹۔ (---) ایک فرقہ امام حسن عسکریؑ کی امامت پر آکر رک جاتا ہے اور انؑ کے بعد جناب جعفر کو ہادی مانتے ہیں۔ اس فرقے کا نام مذکور نہیں۔
- ۱۰۔ مفوضہ۔ یہ فرقہ کہتا ہے کہ اللہ نے خلق و امر کمل طور پر معصومینؓ کے حوالے کر دیا ہے اور خود فارغ ہے۔
- ۱۱۔ نجاریہ اور حللاجیہ۔ اس قسم میں وہ لوگ آتے ہیں جنہوں نے خود امامت کے دعوے کر دیئے۔
- ۱۲۔ خوارج۔ انہوں نے حکم معصوم گماں کا نکار کر دیا اور اپنی عقل سے اجتہاد کرتے ہوئے مولا علیؑ کے خلاف ہو گئے، حالانکہ ظاہری طور پر بڑے متقدی اور پرہیزگار تھے۔
- ۱۳۔ اصولی اجتہادی (مقررین)۔ انہوں نے چوتھی صدی میں اجتہاد و شیعیت میں داخل کر کے اس فرقہ کی بنیاد رکھی۔ اگرچہ یہ فرقہ اپنے آپ کو اثنا عشری کہلواتا ہے مگر درحقیقت فی الحال یہ اربعہ عشری ہیں کیونکہ یہ لوگ غیر معصوم مرجع جامع الشرائط کو امام کہتے بھی ہیں اور لکھتے بھی ہیں اس لئے ان کے آئمہؑ میں مزید کا اضافہ ممکن ہے۔ دراصل یہ کئی فرقوں کے عقاید کا مرکب ہیں مثلاً زیدیہ، نجاریہ، حللاجیہ، خارجیہ، ناصبیہ، حنفی اور شافعی وغیرہ فرقوں کے اثرات ان میں پائے جاتے ہیں۔ اس سوچ کے لوگ مقررین کے نام سے پہچانے جاتے ہیں۔
- اس زمانے میں ان تیرہ فرقوں میں سے پہلا اور آخری فرقہ دنیا کے ہر ملک میں موجود ہے۔ اور مقررین اپنی کثرت کا دعویٰ کرتے ہیں کیونکہ مدارس و مساجد پر ان کا قبضہ ہے حالانکہ اکثریت اور حکومت حق کی دلیل نہیں ہوتی جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ فرماتا ہے کہ اکثریت حق قبول نہیں کرتی (مَوْمُونُ -۰۷) اکثریت ایمان نہیں لاتی (هود -۱۷) اکثریت عقل نہیں رکھتی (مائدہ -۱۰۳)۔
- کیونکہ نجات معصومینؓ پر ایمان پر مخصر ہے لہذا ان تیرہ میں سے صرف دو فرقے (شیعیان مولا علیؑ اور مقررین) رہ جاتے ہیں جن

میں سے شعیہ اثناعشری مومنین بارہ آئمہ طاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین پر ایمان رکھتے ہیں اور مقصیرین بارہ آئمہ پر ایمان کا دعویٰ تو ضرور کرتے ہیں لیکن اطاعت غیر معصوم ملاں کی کرتے ہیں۔ اب ان دو فرقوں میں ناجی فرقہ کون سا ہے؟ تو بہتر یہی ہے، ہم ان دونوں کے بنیادی عقاید بیان کردیں پھر پڑھنے والے پر منحصر ہے کہ کوئی راستہ اختیار کرتا ہے، کیونکہ دین میں زبردستی جھگڑا افساد جائز نہیں ہے۔ لا اکرہ فی الدین (بقرہ۔ ۲۵۶) ہم تمام شیعہ بھائیوں بلکہ تمام مسلمان اور غیر مسلموں سے بھی اخلاق کے دائرے میں بات کرتے ہیں جیسا اللہ کا حکم ہے (نحل۔ ۱۲۵)

مقصیر عقاید پر مبنی کتاب ”بحر الاجتہاد“ چھپی ہے اور ہماری مختصر کتاب اس کے جواب کا کام بھی دے گی۔ اختلافات تو بہت سارے ہیں مگر ہم چند معروف اختلافات وضاحت کیلئے پیش کر رہے ہیں مگر حدایت مولا کے ہاتھ میں ہے۔

الحمد لله الذي هدانا لهذا وما كنا لنهتدى لولا ان هدنا (الغواص۔ ۲۳)

۱۔ کلمہ طیبہ

مقصیرین کہتے ہیں کہ ”علی ولی اللہ“، جزو کلمہ نہیں ہے بلکہ جزو ایمان ہے یعنی لفظوں کے ہیر پھیر سے انکار ظاہر کر رہے ہیں اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ اسلام کیمیزی کی کتب کے سرورق کی اندر والی سائیڈ پر صرف ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ چھپا ہوتا ہے۔ اور دراصل بات اس سے آگے بڑھ بچکی ہے کہ ایران میں کپڑے کے بینز ملتے ہیں جن پر صرف ”لا الہ الا اللہ“ پرنٹ ہے۔ مقصیرین کے نام نہاد علماء کہہ رہے ہیں کہ گرامر کے اعتبار سے کلمہ صرف ”لا الہ الا اللہ“ ہے اگر ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ کہیں تو کلمتین بن جاتے ہیں اور اگر ”لا الہ الا اللہ علی ولی اللہ“ کہا جائے تو یہ کلمات بن جاتے ہیں، کلمہ نہیں رہتا! ایک اور ثبوت یہ ہے کہ کسی توضیح المسائل میں اگر خود بین لگا کر بھی تلاش کیا جائے تو کلمہ طیبہ کے الفاظ نہیں ملیں گے۔ یعنی علی ولی اللہ جو مذہب حقہ کا امتیازی نشان ہے کو مت روک کر دیا گیا ہے۔

شیعیان مولانا علیؑ کا ایمان ہے کہ ازال سے کلمہ ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ“ ہے جو مکمل کلمہ طیبہ ہے یعنی اس میں توحید کی سرزی میں پر لگے ہوئے پورے شجرہ طیبہ (رسالت و امامت) کا ذکر ہے (ابراہیم۔ ۲۵، ۲۲) یہی کلمہ طیبہ عرش، کرسی، جنت، فرشتوں کے پروں، زمین کے طبقات، پانی، ہواوں اور لوائے حمد پر لکھا ہے (الاحتاج، ج ۱، ص ۳۶۵۔ بخار الانوار، ج ۱۰، ص ۱۲۵، ج ۳، ص ۱۳۵۔ امامی شیخ صدقہ ج ۲، ص ۵۳۰۔ عیون اخبار رضا ج ۱، ص ۵۳۶) اور یہی کلمہ طیبہ پہلی وحی پہنچانے سے پہلے امت کو یاد کرنے کا حکم دیا گیا (تفسیر سورہ علق۔ تفسیر البرھان) اللہ بہتر گرامر جانتا ہے کہ کلمہ طیبہ کا متن کیا ہے یا بعض علیؑ کی نجاست میں لت پت مقصیرین؟ اور اللہ تو ”علی ولی اللہ“ کے بغیر والا کلمہ قیامت کے دن قبول ہی نہیں کرے گا (تفسیر سورہ نبا، آیت ۳۸، تفسیر البرھان)۔

۲۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا دین مکمل کر دیا

مقررین کے خود ساختہ علام کہتے ہیں کہ قرآن و سنت میں قوانین شریعت محدود ہیں جو انسانی جدید ضروریات کو پورا نہیں کرتے۔ بلکہ اللہ کے وجود اور اسلام کی حقانیت کے ثبوت قرآن و سنت سے نہیں ملتے وہ صرف منطق کے ذریعے حاصل ہوتے ہیں۔ اللہ نے شریعت کی قانون سازی مقررین ملاں پر چھوڑ دی ہے جو اجتہاد کے ذریعے قوانین وضع کرتے ہیں (علم الاصول ص ۱۱، ۱۲، ۲۰، ۵۰، ۱۲۷)

شیعائی مولا علیؑ کا ایمان ہے کہ دین غدرِ خم کے دن اللہ نے مکمل کر دیا۔ ہر چیز اور مسئلہ جو قیامت تک پیش آ سکتا ہے اسکا حل قرآن مجید اور احادیث معصومینؐ میں موجود ہے (سورہ یوسف ۱۱۱۔ سورہ نحل ۸۹۔ سورہ الانعام ۳۸، ۵۹۔ بصائر الدرجات، ج ۱، ص ۲۳۔ کتاب سلیم ص ۲۱۱۔ امامی ج ۲، ص ۶۸۱۔ معانی الاخبار، ج ۱، ص ۱۳۸)

۳۔ عدالت الہی

مقررین ملاں دلائل شریعہ (یعنی قرآن و سنت) کو ناکافی سمجھتے ہوئے اس میں اجماع اور دلیل عقلی (یعنی اجتہاد) کا اضافہ کر کے دراصل عدالت الہی کا عملی طور پر انکار کرتے ہیں (علم الاصول، ص ۱۱، ۱۲، ۵۰)۔ اگر اللہ تعالیٰ نے دین کے قوانین مکمل ہی نہیں کیئے تو پھر جزا اسرار اکاعقیدہ بے معنی اور عدالت الہی کے خلاف ہو جاتا ہے۔ اور مزید یہ کہ اگر انسان (چاہے کتنا ہی عالم و فاضل ہو) نے خود اجتہاد کر کے اللہ تعالیٰ کے قوانین شریعت وضع کرنے ہیں تو پھر اللہ اپنے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاءؐ سبھجنے کے مشن میں ناکام ہو گیا (نحوذ باللہ)۔

شیعائی مولا علیؑ کا ایمان ہے کہ عدل الہی کا تقاضا ہے کہ دین مکمل ہے جس میں کسی غیر معصوم کو دخل اندازی کی اجازت نہیں ہے۔ (نیج البلاغۃ، خطبۃ ۱۸، ص ۵۹۔ الاحتجاج، ج ۱، ص ۲۲۰)

۴۔ دین کی بنیاد اور اarkanِ اسلام

مقررین نے لوگوں کے اذہان سے دین کی بنیاد مٹانے کیلئے اصول دین اور فروع دین کی جماعت بندی وضع کی تاکہ لوگ ولایت مولا علیؑ بھول جائیں جو ہر عمل کی بنیاد ہے (بشارت المصطفیؐ ص ۲۱) اور پورے دین اسلام کی بنیاد ہے۔

شیعائی مولا علیؑ قول معصومؐ کے مطابق ولایت مولا علیؑ کو دین کی اساس مانتے ہیں (کتاب سلیم ص ۱۹۸۔ امامی ج ۱، ص ۵۳۲)۔ اور اarkanِ اسلام تو پانچ (ولایت، صلاۃ، زکوۃ، صوم، حج) ہیں لوگوں نے ان میں سے چار کو لے لیا اور بنیاد (ولایت) کو چھوڑ دیا (کتاب سلیم ص ۲۲۶)۔

۵۔ اطاعت الہی

مقررین مجتهدین اللہ، رسول اللہ اور اولی الامر کی اطاعت کے ساتھ مجتهد کی اطاعت بھی مثل معصوم واجب قرار دیتے ہیں۔ (روضات الجنات، ج ۳۶) (نسل کوثر مطبوعہ قم)

شیعان مولا علی حکم الہی کے تحت صرف تین اطاعتوں پر ایمان رکھتے ہیں یعنی اللہ، رسول اللہ اور اولی الامر (آنہ طاہرین) کی اطاعت (النساء، ج ۵۹)

۶۔ معصومین سہونسیان سے مبرائیں

مقررین رسول اللہ اور معصومین سے نمازو دیگر احکام میں بھول چوک کے قائل ہیں (نحوذ باللہ) اور جو اس فاسد عقیدہ کو نہ مانے اس کو غالی کہتے ہیں۔ (فتنہ زندگی ص ۳۳۲، ۳۳۳) کیا ایسا عقیدہ رکھنے والوں کو "حسبنا کتاب اللہ" کے ماننے والوں سے جدا کیا جاسکتا ہے؟ شیعان مولا علی معصومین کو مشیت الہی ہونے پر ایمان رکھتے ہیں (کتاب سلیم ج ۲۵۶) اور مشیت الہی میں سہونسیان نا ممکن ہے۔ اور تم کچھ چاہتے ہیں نہیں مگر جو اللہ چاہتا ہے (الکویر ۲۹)۔

۷۔ معصومین علم غیب رکھتے ہیں

مقررین معصومین کے علم غیب انکار کرتے ہیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ انکو تو اپنی شہادت کے وقت تک کا علم نہ تھا (اسلام اور علماء اسلام، ج ۲۶) اور رسول اللہ کو پڑھنا لکھنا نہیں آتا تھا (قصص العلماء ج ۳۹۰)

شیعان مولا علی کا ایمان ہے کہ معصومین علم الہی کا خزانہ ہیں (معانی الاخبار، ج ۳۷) اور قرآن انکی تصدیق کرتا ہے (آل عمران ۹۷۔ جن ۲۶، ۲۷۔ یس ۱۲) کائنات ان کی ہتھی پر در ہم کی طرح ہے اور معصومین ازل سے ابد تک سب جانتے ہیں (القطرہ ج ۱، ج ۱۱۹۔ بصائر الدرجات ج ۱، ج ۳۹۱)

۸۔ معصومین حاضروناظر ہیں

مقررین کے خود پسند نام نہاد علماء اپنے اجتہاد کو بچانے کے لئے معصومین کے حاضروناظر ہونے سے انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بشر کیلئے ایک وقت میں کئی مقامات پر ہونا ممکن نہیں لہذا مولا علی کا چالیس گھروں میں بیک وقت دعوت میں شرکیک ہونا ضعیف روایت ہے۔

شیعان مولا علی کا ایمان ہے کہ معصومین صرف حاضروناظر ہی نہیں بلکہ کائنات کی ہر چیز پر روز اول سے قیامت تک گواہ ہیں (

القطرہ، ج ۱، ص ۱۵۹۔ النساء ۳۱۔ ق، ۲۱۔ بقرہ، ۱۳۳) اور ہمارے اعمال دیکھتے ہیں (التوبہ ۱۰۵۔ بصائر الدرجات ج ۲، ص ۳۱۷)

۹۔ معصومین نور الہی ہیں

مقررین کے ملاں معصومین کو بالکل اپنی طرح بشر سمجھتے ہیں اور بشر کی تمام خصوصیات ان میں لازم سمجھتے ہیں۔ (عقاید امامیہ ص ۵۷۔ فضائل العلماء ص ۳۳۷)

شیعان مولا علیؑ کا ایمان ہے کہ معصومین اللہ کا نور ہیں، اللہ کی مشیت ہیں (نجیح الاسرار، ج ۱، ص ۸۲۔ کتاب سلیم ۲۵۶)۔ جو معصومین کو نور نہیں مانتے وہ قیامت کے دن نور کی تلاش میں اندر ہیروں میں دھکے کھاتے پھریں گے (الحدید ۱۲، ۱۳)

۱۰۔ معصومین نازل ہو کر ظہور فرماتے ہیں

مقررین معصومین کی بطور بشر ولادت کے قائل ہیں۔ اسی لئے مقررین ملاں مجالس میں ولادت کا لفظ بولتے ہیں کبھی ظہور کا ذکر نہیں کریں گے۔

شیعان مولا علیؑ کا ایمان ہے کہ معصومین اپنی پاک مادر گرامی صلوات اللہ علیہما کے پہلو میں ظہور فرماتے ہیں۔ ان پر کسی بشری پہلو یا صفت (صلب، بطن، جمل، ولادت) کا اطلاق نہیں ہوتا (الاطلاق ۱۰، ۱۱۔ الاعراف ج ۱، ص ۸۲، ۳۷۔ القطرہ ج ۲، ص ۱۷۔ بصائر الدرجات ج ۱، ص ۲۹۸) اور معصوم کا تو سایہ بھی نہیں ہوتا (القطرہ ج ۱، ص ۳۵۲) اور معصومین وجہ اللہ ہیں جن کو موت نہیں (القطرہ ج ۲، ص ۳۹۰)

۱۱۔ کائنات کی بقا اور رزق معصومین کے صدقے میں ہے

مقررین معصومین کا رازق ہونا قبول نہیں کرتے مگر فرشتوں کو رزق تقسیم کرنے کا ذمہ دار قرار دیتے ہیں۔

شیعان مولا علیؑ کائنات کی بقا اور رزق کو معصومین کی جو یوں کا صدقہ سمجھتے ہیں (امالی ج ۱، ص ۳۶۳)

۱۲۔ حرم معصوم کے دراقدس پر سجدہ

مقررین کسی بھی حرم معصوم کے در پر سجدہ حرام جانتے ہیں اور صرف اللہ کیلئے سجدہ جائز سمجھتے ہیں۔ حالانکہ ابلیس کا نظریہ بھی یہی تھا۔

شیعان مولا علیؑ کا ایمان ہے کہ معصومین ہی قبلہ عبادات ہیں (القطرہ ج ۱، ص ۳۶۶)۔ آسمانوں پر فرشتے مولا علیؑ کے محل کی طرف منہ کر کے عبادات کرتے ہیں۔ اللہ نے بنی اسرائیل کو باب طہ پر سجدہ کرنے کا حکم دیا، اس باب طہ پر ایک طرف رسول اللہ اور دوسری طرف مولا علیؑ کی تصویریگی ہوئی تھی (القطرہ ج ۲، ص ۹۱)۔ اللہ نے فرشتوں کو سجدے کا حکم دیا جب معصومین کا نور حضرت

آدم کی پیشانی میں منتقل کیا (علل الشرائع ج ۱، ص ۶)۔ مقام ظہور مولا علیٰ (یعنی کعبہ) کو زمین والوں کا مرکز سجود بنادیا۔

۱۳۔ وسیلہ کے ذریعے قرب الہی اور حاجات طلب کرنا

مقصرین کسی مرسل و نبی کے وسیلے کے بغیر قرب الہی اور حاجات طلب کرنے کے قائل ہیں (تفسیر نمونہ، ج ۱، ص ۲۱)۔ شیعان مولا علیٰ حکم الہی کے مطابق صرف معصومین کے وسیلے سے قرب الہی اور حاجات طلب کرتے ہیں۔ (المائدہ ۳۵۔ النساء ۲۶)

۱۴۔ مقام عصمت سے حسد

مقصرین ملاں علی الاعلان منبروں سے کہتے ہیں کہ کوئی بھی شخص تقویٰ عمل کے ذریعے درجہ عصمت تک پہنچ سکتا ہے۔ اور مجتہدین بنی اسرائیل کے انبیاء کی مانند اور مشہد امام ہیں (اجتہاد و تقلید پر اعتراضات کا تجزیہ ص ۱۹، ۲)۔ ولی فقیہہ کے پاس وہ تمام اختیارات ہیں جو بنی و امام کے پاس تھے اور ولی فقیہہ علی خامنائی کے پاس وہ تمام مناصب ہیں جو پیغمبر و امام کے پاس تھے (نسل کوثر) شیعان مولا علیٰ کا ایمان ہے کہ معصوم کا درجہ حاصل کرنا تو کجا، تمام جن و انس مل کر معصوم کی ایک صفت کا ادراک حاصل نہیں کر سکتے (القطرہ ج ۱، ص ۱۵۳۔ معانی الاخبار، ج ۱، ص ۱۳۰)۔

۱۵۔ معصومین کی عبادات اور شہادت کا مقصد

مقصرین کے ملاں اپنے اجتہاد کی آڑ میں سمجھتے ہیں کہ معصومین نے بہت نمازیں پڑھیں اور روزے رکھے تو وسیلہ قرار پا گئے (انوار القرآن، بقرہ ۲۵، صفحہ ۲۷) اور پھر شہادت کے ذریعے مزید درجات بلند ہوئے اور اجر عظیم کے مستحق ہوئے۔

شیعان مولا علیٰ کا ایمان ہے کہ معصومین روزاول سے اعلیٰ ترین مقام پر فائز ہیں جس کے آگے کوئی اور درجات نہیں (معانی الاخبار ج ۱، ص ۱۳۰)۔ معصومین نے عرش پر عبادت فرشتوں کی تعلیم کی خاطر کی (القطرہ ج ۲، ص ۳۰) اور زمین پر زمینی مخلوقات کو تعلیم دینے کی خاطر عبادت کی، دعاوں کا طریقہ سکھایا، دین الہی پر سخت وقت آنے پر قربان ہونے کا طریقہ بتالیا۔ کربلا مولا حسین کا امتحان نہیں تھا بلکہ آپ نے اپنے جیبیں یعنی اللہ پر اپنی جان ثارکی۔ کربلا ہم مخلوقات کا امتحان ہے کہ ہم سیرت مولا حسین پر دین الہی کی خاطر کیا کر سکتے ہیں۔

۱۶۔ سلام یا علیٰ مدد

مقصرین یا علیٰ مدد کہنے کے مخالف ہیں کیونکہ وہ معصوم کے حاضر و ناظر ہونے کے قائل نہیں ہیں۔ نام نہاد شیعہ ڈی وی چینل "یا علیٰ"

مدد کرنے سے منع کر رہے ہیں۔

شیعان مولا علیؑ کا ایمان ہے کہ السلام علیکم مسلمانوں کے سلام کا طریقہ ہے اور یا علیؑ مد انبیاء (القطرہ، ج ۱، ص ۱۲۲، ۱۲۱) اور ختم الرسلؐ کی سنت ہے (القطرہ، ج ۱، ص ۱۹۳)۔ نادلیؑ اس کا ثبوت ہے۔ فرشتے بھی مولا علیؑ و مسلمانوں پر مدد کیلئے بلاتے ہیں۔ رجعت میں بھی مولا علیؑ امام زمانؐ کی نصرت کیلئے نجف اشرف سے ظہور فرمائیں گے (الانوار النعمانیہ، ج ۲، ص ۸۶، ۹۱)۔ بہر حال ادب، صحیح اور شام بخیر کہنا مجوہ غیر مسلم مشرکوں کا طریقہ سلام ہے اور رسول اللہؐ نے اس طرح کے سلاموں سے منع فرمایا ہے۔ عرش الہی پر لکھا ہے کہ رسول اللہؐ کی مدد اللہؐ نے علیؑ کے ذریعے کی ہے (اماں ج ۱، ص ۳۲۶) یعنی مولا علیؑ کی مدد کا اشتہار عرش پر بھی لگا ہوا ہے۔

۷۔ معصومؐ کائنات پر قدرت و اختیار رکھتے ہیں

مقررین معصوم امامؐ کا با اختیار ہونا تو نہیں سمجھ سکتے مگر مجہدین کا عالم غیب ہونا اور مجذزے بیان کرنے مانتے ہیں (قصص العلماء ان قصوں سے بھری پڑی ہے)

شیعان مولا علیؑ کا ایمان ہے کہ کائنات اللہ تعالیٰ نے بنائی ہی معصومینؐ کی محبت میں ہے، تو جو چیز انؐ کی خاطر بُنی ہے اس پر اختیار و قدرت ہونا لازم ہے اور یہی عقل کا تقاضا ہے (حدیث کسائے، القطرہ ج ۱، ص ۲۷۳)۔

۸۔ معصومینؐ کی معرفت نورانیہ حاصل کرنا لازم ہے

مقررین کا نظریہ ہے کہ صرف احکام شریعت جانا کافی ہیں معصومؐ کی معرفت نورانی حاصل کرنا لازم نہیں اور تکلیف شرعی نہیں ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ کسی بھی مدرسے کے سلپیس میں معرفت اور عرفانیات کی کوئی کلاس ہوتی ہی نہیں بس توضیح المسائل پڑھائی جاتی ہے۔

شیعان مولا علیؑ حکم معصومؐ کے تحت معرفت نورانی حاصل کرنے کے لازم ہونے پر ایمان رکھتے ہیں۔ جو معرفت امامؐ کے بغیر مر جائے وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے (القطرہ، ج ۱، ص ۱۳۶۔ عیون اخبار رضا، ج ۲، ص ۱۳۸)۔

۹۔ عصمت معصومینؐ

سہوونسیان کا صادر ہونا عصمت کے منافی ہے۔ مقررین تو سہوونسیان کے پردے میں عصمت معصومینؐ کا انکار کرتے ہیں اور بعض کھل کر مثلاً فضل اللہ کہتا ہے کہ فدک سیدہ فاطمہ از ہراءؐ کا حق نہ تھا یعنی انؐ کا دعویٰ سچا نہ تھا (نوعذ باللہ) جو کہ عصمت کے منافی ہے۔ تاریخ میں ایک مقرر ملاں نے اسی طرح کی زبان درازی کی تو اسکی نسل کی لڑکیاں بکارت کے بغیر پیدا ہوتی تھیں یعنی

ولادت سے قبل اسکی نسل کی اڑکیوں کو سلامتی اور عبرت کی نشانیاں بنیں (قصص العلماء، ص ۳۷۸)۔

شیعان مولا علیؑ آیت تطہیر پر ایمان کامل رکھتے ہوئے معصومینؑ کی عصمت پر یقین و ایمان رکھتے ہیں (الاحزان ۳۳) بلکہ سرکار ابو طالبؑ، سیدہ زینبؓ کبریؑ، سیدہ ام کلثومؓ، مولا عباسؓ، جناب قاسمؓ اور سرکار علی اصغرؓ جیسی ہستیوں کو بھی معصوم مانتے ہیں۔ اور ”کلنا محمدؐ“ پر یقین رکھتے ہیں۔

۲۰۔ فتویٰ صرف قرآن و سنت سے جائز ہے

مقرر ملا قرآن و سنت کونا کافی سمجھتے ہیں اور مسائل کا حل ظن اجتہادی سے علم الاصول کے تحت اجماع کو مد نظر رکھتے ہوئے فلسفہ و منطق اور اپنی دلیل عقلی (رأی) کو کام لاتے ہوئے بتاتے ہیں۔ رائے، ظن، قیاس، دلیل عقلی وغیرہ یہ سب لفظوں کا ہیر پھیر ہے مگر سب کا مطلب و مقصد ایک ہی ہے۔ پہلا اجتہاد ایس نے کیا تھا اور اپنے آپ کو نہاد علماء کی طرح بڑا افضل سمجھا (اکافی، حج ا، ص ۳۵)۔ فضل اللہ نے تو حکل کر بتا دیا کہ اس کی رائے ہی اس کا فتویٰ ہے (فقہ زندگی، ص ۲۰)۔

شیعان مولا علیؑ کا ایمان ہے کہ فتویٰ صرف اللہ کے نازل کردہ احکام کے تحت جائز ہے (المائدہ ۲۲، ۲۵، ۳۷)۔ خود معصومینؑ صرف قرآن و سنت کے تحت احکام جاری فرماتے تھے (بصائر الدرجات، حج ۲، ص ۲۷۲، ۲۲۳)۔ کیونکہ فتویٰ صادر کرنا اللہ نے اپنے لئے مخصوص کیا ہے۔ (سورۃ انساء ۱۲۷)

۲۱۔ اتحاد بین المسلمين

مقررین ملا اتحاد بین المسلمين اور وحدت اسلامی کا نعرہ بلند کرتے ہیں (عقاید امامیہ ص ۱۲) اور جو چیز بھی عقیدہ وحدت اسلامی کی راہ میں آتی ہے اسے باطل قرار دیتے ہیں۔ یہ صرف اور صرف اقتدار کو طول دینے کی خاطر کر رہے ہیں۔ تاریخ میں عیاں ہے کہ مقررین نے کس طرح شیعہ مدارس پر زبردستی بخشنے کئے (قصص العلماء ص ۲۰۱)۔ کس طرح صوفیا اور درویشوں کو جان سے مارا (قصص العلماء، ص ۳۷۹، ۳۸۰)۔ اس وقت جذبہ وحدت کہاں تھا؟

شیعان مولا علیؑ دوسرے فرقوں سے جھگڑے اور فساد کے ہر گز قائل نہیں مگر حق کو چھپانے اور مذہب تبدیل کرنے کے قائل بھی نہیں ہیں۔ جھگڑا اقتدار و حکومت اور زر و دولت کے حصول کی خاطر ہوتا ہے اور یہ دونوں اصولی یعنی مقررین کے مقاصد و ہدف ہیں۔ شیعان مولا علیؑ صرف امر مولاً کو قائم رکھتے ہوئے ولایت پر مبنی اعمال صالح انجام دینے، عزاداری امام مظلوم کا انعقاد اور تبلیغ ولایت کرتے ہوئے امام زمانؑ کے ظہور کے منتظر ہیں۔ شیعان مولا علیؑ جمل و نہروں کے مکررین و ممنافقین کی سیرت پر عمل کرنے والے دشمنان محمدؐ وآل محمدؐ سے ہر گز مصالحت کے قائل نہیں اور ان سے اعلان برأت کرتے ہیں۔

۲۲۔ معصومین کو شہید کرنے والوں سے مصالحت کرنا حق کی کھلی مخالفت اور گمراہی ہے

ایران کے روحانی پیشو اور ایرانی قوم کے ولی الامر جناب خامنہ ای کا فتوی ہے کہ کسی کی شان میں گستاخی کرنا حرام ہے (کریمینٹ انٹرنیشنل ص ۲) صاحبان عدل سے سوال ہے کہ اگر کوئی مولا علی پاک اور جناب سیدہ طاہرہ صلوا اللہ علیہا کا حق چھینے والا ہو تو کیا اس سے اظہار برات نہ کریں؟ ایسا فتوی صادر کرنے والوں کو مشورہ ہے کہ انہی غاصبوں کا نہ ہب اختیار کر لیں۔

شیعان مولا علیؑ کا ایمان ہے جس نے دشمنان معصومینؑ کی حمایت کی وہ لعنتی ہے۔ وَ لَعْنَ اللَّهِ أَمْةً سَمِعَتْ بِذَالِكَ فَرَضِيتْ بِهِ۔ (مفائق الجنان، ص ۸۶)

۲۳۔ تحریف قرآن

معاویہ نے سمرہ بن جندب کو چار لاکھ دینار رشتہ دی کہ مولا علیؑ کی شان میں نازل شدہ آیت (بقرہ ۲۰۷) کو جھوٹی حدیث گھڑ کر ابین ملجم ملعون کے بارے میں قرار دیا جائے۔ اسی طرح عثمان نے قرآنی آیات (انج ۲۱، ۲۰) کو اپنی طرف منسوب کیا۔ اب مقصرین سورۃ تقصی کی (آیت ۵) امام زمانؑ کی شان میں نازل شدہ آیت کو اپنی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اور آیت نیچے اور اپنی تصویر اور چھاپ رہے ہیں۔ مشاہدہ ضرور فرمائیں۔

شیعان مولا علیؑ معصومینؑ کی شان میں نازل شدہ آیات کو اپنی طرف منسوب کرنے والوں پر لعنت کرتے ہیں۔

۲۴۔ معصومینؑ کے القابات

مقصرین ملاں معصومینؑ کے تمام القابات و اختیارات کو اپنے لئے جائز قرار دیتے ہیں اور اپنے آپ کو نائب امام معصوم قرار دیتے ہیں۔ خود کو جدت الاسلام، آیت اللہ، آیت اللہ العظیمی، مولانا، ولی الامر لمسلمین، جدت اللہ علی اخلاق وغیرہ کہلواتے ہیں۔ اور اب تو امام کہلوانا پسند کرتے ہیں۔

شیعان مولا علیؑ کا ایمان ہے کہ جیسے رسول اللہؐ کا خلیفہ غیر معصوم نہیں ہو سکتا تو معصوم امام زمانؑ کا نائب بھی غیر معصوم اور وہ بھی مقصر ملاں نہیں ہو سکتا۔ بلکہ پرہیز گارترین متقی شخص کو بھی یہ عہد نہیں مل سکتا کیونکہ معصوم کا نائب صرف اور صرف معصوم ہوتا ہے جس پر قرآن شاہد ہے۔ اور القابات معصومینؑ استعمال کرنا حرام ہیں (الاحتجاج، ج ۲، ص ۵۱۳)۔ اور آیت اللہ العظیمی پیش کر مولا علیؑ کا لقب ہے (مفائق الجنان، ص ۶۸۳)

۲۵۔ مجتهد کی تعریف

مقرر ملاں وہ ہوتا ہے جو ابوحنیفہ اور شافعی کے مرتب کردہ علم الاصول پڑھ کر قرآن و سنت کو ناکافی سمجھ کر رد کرتے ہوئے غیر مسلم یونانیوں کے علم فلسفہ و منطق پر عمل کرتے ہوئے درس خارج پڑھ کر (یعنی خارجی بن کر) معصومینؐ کی عصمت و عظمت، ولایت علیؐ، عزاداری امام مظلومؐ اور اخلاقیات کے خلاف فتوے دینا شروع کر دے۔

شیعہ عارف وہ ہوتا ہے جو سارے قرآن کو (نہ کہ صرف ۵۰۰ آیات) معصومینؐ کی تعلیمات کے تحت سمجھ کر یاد کرے اور احادیث معصومینؐ کو سمجھ کر یاد کرے اور معرفت معصومینؐ رکھتے ہوئے قرآن و سنت کے مطابق مسائل کا حل بتائے، اور قرآن و سنت سے معصومینؐ کے فضائل بیان کرے۔ جو اپنی رائے اور قیاس کی بجائے حکم معصوم عوام تک پہنچائے۔

۲۶۔ نص (قرآن و سنت) کے خلاف فتویٰ حرام ہے

مقرر یعنی ملاں نص کے خلاف فتویٰ دینے کو عیب نہیں سمجھتے۔ (شهادت ثالثہ در تشدید، ص ۹۰) اور حلال و حرام پر مجتهد کا اختیار جائز سمجھتے ہیں۔ (ولایت معصومین صفحہ ۱۹ از حسن ظفر نقوی)

شیعیان مولا علیؐ کا ایمان ہے کہ جس نے قرآن و سنت کے خلاف فتویٰ دیا وہ فاسق، ظالم اور کافر ہے (المائدہ ۳۴، ۳۵، ۳۷) اور حلال و حرام نہیں بد لے جاسکتے (التوحید، ص ۱۸۹)

۲۷۔ فتووں کے اختلاف کی علت

مقرر یعنی ملاں ایک ہی مسئلے کے بارے میں مختلف فتاویٰ کے علت علم، تحقیق اور روایات (احادیث) میں اختلاف تاتے ہیں (نوع ذ بالله) (اجتہاد و تقلید پر اعتراضات، ص ۵۲، ۷۱، ۷۲)

شیعیان مولا علیؐ کا ایمان ہے کہ نہ ہی آیات (قرآن) میں کوئی اختلاف ہے (النساء، ۸۲) اور نہ ہی احادیث (اقوال معصومینؐ) میں کوئی اختلاف ہے۔ یہ مقرر یعنی کی بصیرت کی کمی اور ولایت مولا علیؐ کے انکار کی نجاست ہے کہ وہ حق کو نہیں پا سکتے۔ مولا علیؐ نے ایک ہی مسئلے کے فیصلے میں مختلف فتووں کی شدید مذمت کی ہے (نجح البلاغۃ، خطبہ ۱۸)

۲۸۔ تقلید معصوم^۳

مقرر یعنی غیر معصوم مجتهد کی تقلید کو واجب قرار دیتے ہیں اور انسانوں کو دو قسم پر تقسیم کرتے ہیں: مقلدین اور مجتهدین (عقاید امامیہ، ص ۱۹) بلکہ اب تولیٰ فقیہہ کی اطاعت واجب قرار دے دی گئی ہے (نسل کوثر مطبوعہ قم)

شیعان مولا علی صرف معصومین کی تقید و اطاعت کرتے ہیں (کتاب سلیم ص ۲۰۰) اور معصومین کے امر کو زندہ کرنے والے احادیث کے راوی عالم دین سے مسائل کے بارے میں استفادہ کرتے ہیں کیونکہ مرجع صرف معصومین ہیں (الکافی، ج ۲، ص ۳۶۳) اور غیر معصوم کی تقید حرام جانتے ہیں (وسائل شیعہ ج ۱۸، ص ۳۶۳۔ بصائر الدرجات، ج ۱، ص ۳۸)

۲۹۔ اعمال کی قبولیت

مقررین کہتے ہیں کہ مجتهد کی تقید کے بغیر کوئی عمل (نماز، روزہ، حج، زکواۃ، خمس وغیرہ) قبول نہیں ہوتا۔ (عقاید امامیہ، ۱۷، ۱۸، ۱۶)

شیعان مولا علی کا ایمان حکم الہی پر ہے کہ اللہ کوئی بھی عمل ولایت علی کے اقرار (صرف عقیدہ نہیں) کے بغیر قبول ہی نہیں کرتا۔ (امالی شیخ صدوق، ج ۱، ص ۳۲۳۔ القطرہ، ج ۱، ص ۳۹۳)

۳۰۔ شفاعة و روز قیامت

مقررین اپنے مقلدین کے اعمال کی ذمہ داری لیتے ہیں کہ وہ روز قیامت بری الذمہ ہوں گے (ہر توضیح المسائل کے شروع میں یہ مہرگی ہوتی ہے) حالانکہ معصومین کے علاوہ کسی کو شفاعة کی اجازت نہیں (من ذا الذی یشفع عنده الا باذنه - بقرہ ۲۵۵) اور در حقیقت مقلدین و مجتهدین ایک دوسرے پر روز قیامت لعنت کریں گے (بقرہ ۱۶۵، ۱۷۱۔ بشارة المصطفیٰ، ص ۱۸) شیعان مولا علی کا ایمان ہے کہ کوئی انسان دوسرے کے اعمال کی ذمہ داری نہیں لے سکتا (الانعام ۱۶۲۔ الاسراء ۱۵) اور صرف معصومین قیامت کے دن مونین کی شفاعة کریں گے۔

۳۱۔ آذان و اقامۃ

مقررین آذان و اقامۃ میں ”اشهد ان علیا ولی الله“ جزو نہیں سمجھتے بلکہ شعار (عادت) شیعہ اور (مجبوراً) مستحب قرار دیتے ہیں۔ (شهادت ثالثة در تشهد، ۲۱، ۲۳، ۱۲۹)

شیعان مولا علی کا ایمان ہے کہ ازال سے جب سے کائنات وجود میں آئی ہے آذان میں ”اشهد ان علیا ولی الله“ ہے (امالی شیخ صدوق، ج ۲، ص ۵۵۰)۔ یہی آذان بلاک و سلمائی و ابوذر دیتے تو لوگ چھپ کر ان کو پتھر مارتے تھا اور انکی شکایت کرتے تھے (کتاب الحدایہ، مطبع حکمت، ص ۲۵)۔ اور رسول اللہ کی شہادت کے بعد حکومت نے جرأۃ سے آذان میں کہنا بند کروایا۔

شیعان مولا علی کا ایمان ہے کہ موذن اور آذان مولا علی ہیں (معانی الاخبار، ج ۲، ص ۳۲۲)۔ اور قیامت کے دن کا آغاز اس آذان سے ہوگا کہ مولا علی فرمائیں گے: اگاہ ہوجا و اللہ تعالیٰ کی لعنت ان لوگوں پر جنہوں نے میری ولایت کو جھٹلایا اور میرے حق کو

چھپایا (بخار الانوار)۔

۳۲۔ تَشَهِّدُ دَرْصَلَوَةً

مقررین تَشَهِّدُ میں مولانا علیؒ کی ولایت کی شہادت کو نماز باللہ ہونے کا سبب قرار دیتے ہیں (شہادت ثالثہ در تَشَهِّد، ص ۵۵، ۵۸، ۵۹، ۱۰۱، ۱۰۵، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۶، ۱۲۵)۔ یہ سنت رسول اللہؐ کی محلی مخالفت اور اللہ سے دشمنی کا اعلان اور شرک کا انہصار ہے۔
شیعیان مولانا علیؒ کا ایمان ہے کہ ولایت علیؒ ولایت الہی ہے (اماں شیخ صدق، ج ۱، ص ۷۰) اور رسول اللہؐ تَشَهِّدُ صَلَوَةً میں ولایت مولانا علیؒ کی شہادت اس طرح تلاوت فرماتے تھے: اشهد ان ربی نعم الرسول و ان محمدًا نعم الرسول و ان علیاً نعم الوصی و نعم الامام۔ (فقة کامل۔ ص ۳۱) ولایت علیؒ کے بغیر نماز چوری اور زنا کے برابر ہے اور جہنم کا باعث ہے (ثواب الاعمال، ص ۲۱)۔ المناقب ابن شہر آشوب، ج ۳، ص ۲۰۸)

۳۳۔ مَحْمُودٌ وَآلُ مُحَمَّدٌ پَرِ الصَّلَاةَ تَلَاوَتْ كَرَنَ كَاطِرِيقَه

مقررین سنت رسول اللہؐ کی مخالفت کرتے ہوئے درود پڑھتے ہیں یعنی ”اللهم صلی علی محمد“ کے بعد ایک لمحے کا وقفہ دے کر پھر ”وآل محمد“ کہتے ہیں۔
رسول اللہؐ نے واضح حدیث میں ”اللهم صلی علی محمد“ کے بعد سکون (توقف، ٹھہرنا) کو منع فرمایا ہے (تفصیر نمونہ سورہ احزاب ۵۶، ج ۹، ص ۲۲)۔ اور حتیٰ کہ ”اللهم صلی علی محمد“ کے بعد ”وعلی“ (اور پر) کے اضافہ کے بعد ”آل محمد“ کہنے سے بھی منع فرمایا ہے یعنی بلا فصل آل محمد تلاوت کرنے کا حکم ہے (کوک دری، ص ۱۵۶)۔ اور یہی شیعیان مولانا علیؒ کا طریقہ ہے کہ ایک ہی سانس میں مسلسل بلا فصل صَلَاةَ تَلَاوَتْ کرتے ہیں: ”اللهم صلی علی محمد وآل محمد“۔

۳۴۔ روز عاشورگر بیان چاک، سر پر خاک اور مصافحہ نہ کرنا

مقررین کے خود ساختہ علماء روز عاشور سر سے عمامہ نہ اتارنے اور مصافحہ کرنے میں مضاائقہ نہیں سمجھتے۔ بلکہ مقررین ملاں تو جلوس عزاداری میں شریک ہونے سے گریز کرتے ہیں۔ اور اگر دکھاوے کے لئے شریک ہوں بھی سہی تو مکمل تیار ہو کر ذوالجناح پاک یا تابوت پاک کے ساتھ تصویر اتروا کر قوم پر احسان جلتا تھے ہیں اور وہ تصویر پلیٹی کے لئے استعمال کرتے ہیں۔
شیعیان مولانا علیؒ کا عقیدہ ہے کہ غم معصومینؐ میں سنت رسول اللہؐ پر عمل کرتے ہوئے روز عاشور سر میں خاک ہو۔ سنت امامؐ پر عمل

کرتے ہوئے گریبان چاک ہو (من لا تحضره الفقيه، ج ۱، ص ۲۷) اور جیسے روضہ مقدس امام حسینؑ پر ہنے والے گریہ وزاری کرتے ہوئے فرشتے (جن کے سردار کا نام منصور ہے) عزادار زائروں کا استقبال تو کرتے ہیں مگر سلام نہیں کرتے۔ (بخار الانوار، ج ۲، ص ۳۹۳)

۳۵۔ عزاداری امام مظلومؑ کی خاطر شیعیہ میں بنانا

مقررین شیعیہ میں بنانا حرام قرار دیتے ہیں (قصص العلماء ص ۲۵، ۱۹)

شیعان مولا علیؑ سنت الہی پر عمل کرتے ہوئے شیعیہ میں بناتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں پر فرشتوں کی درخواست پر مولا علیؑ اور مولا حسینؑ کی نور سے شیعیہ میں بنائی ہوئی ہیں اور شہادت کے دن ان شیعیوں پر بھی ضربیں اور خون ظاہر ہوتا ہے (بخار الانوار، ج ۲، ص ۳۹۷)۔

۳۶۔ ماتم اور خون کا پرسہ (زنجر و قمه)

مقررین سخت زور سے ماتم کو بے عقل لوگوں کا شیوه قرار دیتے ہیں اور صرف آرام سے ماتم جو بدن کو تکلیف نہ دے (یعنی علامتی ماتم) کو جائز قرار دیتے ہیں (فقہ زندگی ص ۳۲۶) اور زنجیر و قمه کا ماتم تو بالکل حرام قرار دیتے ہیں (فقہ زندگی ص ۲۷)۔

شیعان مولا علیؑ سنت رسول اللہؐ معصومینؑ انبیاءؑ پر عمل کرتے ہوئے گریہ وزاری کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاءؑ کو کثھا کر کے غم (واقعہ کر بلاء بھی پہلے) غم حسینؑ میں خون بہانے کا حکم دیا۔ (بخار الانوار، ج ۱، ص ۸۲-۸۳) رسول اللہؐ اہلبیتؑ کو اکٹھا کر کے غم حسینؑ میں شدید گریہ وزاری کرتے رہے جس کی آواز بیت الشرف سے باہر سنائی دیتی تھی (معالیٰ اسپطین، ج ۱، ص ۲۲۹)۔ معصومہ سیدہ زینبؓ نے نوحہ پڑھتے ہوئے اپنا سر اقدس چوب پر مار کر خون کا ماتم کیا (بخار الانوار، ج ۲، ص ۳۱۲)۔ یہ ناج المودۃ، ص ۵۶۸)۔ امام زین العابدینؑ اور امام زمانؑ خون روتے ہیں۔ مولا علیؑ نے کر بلاء میں شدید گریہ وزاری کی (بخار الانوار، ج ۱، ص ۹۲)۔ رسول اللہؐ نے مولا حسینؑ کی خاطر اپنا بیٹا ابراھیمؑ فدیہ کر دیا (القطرہ، ج ۱، ص ۳۰۵) اس سے بڑی عزاداری کی مثال ہو ہی نہیں سکتی۔

چھپنے لگوانے سے زخموں سے خون بہرہا ہو اور کپڑوں میں لگ رہا ہو تو وضو نہیں ٹوٹتا (من لا تحضره الفقيه، ج ۱، ص ۲۷) اور ہمت ہو تو روزہ میں بھی جائز ہے (من لا تحضره الفقيه، ج ۲، ص ۸۱)۔ یعنی امام مظلومؑ کا خون بہا کر (زنجر و قمه) عاشوراً و رمضان میں پرسہ دینے سے نہ وضو ٹوٹتا ہے اور نہ ہی روزہ ٹوٹتا ہے اور اسی حالت میں عبادت کی جاسکتی ہے۔

۳۔ شعائر حسینی کی تعظیم

مقررین مولوی اپنی بھی محفلوں میں شعائر حسینی کے لطیفہ نساتے ہیں، شعائر اللہ کا مذاق اڑاتے ہیں اور اب تو کھلے عام شعائر اللہ کی مخالفت کرتے ہیں۔ اب تو جرات یہاں تک ہو گئی ہے کہ مقرر ملاں مجلس میں آمدِ معصوم کو مذاق کے رنگ میں act کرتے دکھائی دیتے ہیں۔

شیعان مولا علیؑ حکم الہی کے مطابق شعائر حسینی کی تعظیم کرتے ہیں اور یہ تقویٰ قلوب کی علامت ہے (احج ۳۲) اور معصوم انبیاءؑ سے منسوب چیزیں (شعائر اللہ) تو فرشتے بھی اٹھا کر حکم الہی کی تعمیل کرتے ہوئے فخر کرتے ہیں (بقرہ ۲۸۶)

۳۸۔ اسیری کی علامت کڑا پہننا

مقررین اہلبیتؐ کی اسیری کی یاد میں ہاتھ یا پاؤں میں کڑا پہننا غیر مسلم رسومات میں سے قرار دیتے ہیں جن میں مقامی خزری پیش پیش ہے۔

شیعان مولا علیؑ معصومینؑ کے تمام مصائب کو یاد رکھتے ہیں اور کڑا پہننا تو جنتی ہونے کی علامت ہے (سورۃ الانسان ۲۱) اسی طرح اڑ کے کانوں میں سوراخ کروانا (چھیدنا، دائیں کان میں بای) اور سر پر بالوں کی لٹ رکھنا سنت ہے (تہذیب الاسلام، ص ۱۶۱، ۱۶۳)

۳۹۔ تبلیغ ولایت مولا علیؑ

مقررین کی گستاخی دیکھیں ان کا عام پر چار ہے کہ کیا دین میں صرف ولایت علیؑ ہی رہ گئی ہے کہ ہر وقت اسکا ذکر کیا جائے۔ دراصل یہ لوگ دین کی بنیاد جو یقیناً ولایت علیؑ ہے کو ختم کرنا چاہتے ہیں اس لئے کھل کر نماز میں اللہ کے سامنے ولایت علیؑ کے انکار کا فتویٰ دیتے ہیں پھر عزاداری کو ختم کرنے کیلئے مختلف حیلے بہانے تراشے جا رہے ہیں کیونکہ کربلا کی قربانی ولایت علیؑ کو زندہ رکھنے کیلئے دی گئی تھی (گیارہ محرم کی رات کو مولا حسینؑ کے مقدس گلے سے اذان میں ”علی ولی اللہ“ کی صدابلند تھی) اور مقرر ملاں کربلا کونا گاہ حادثہ قرار دینے کی کوشش کر رہے ہیں اور اس کی اہمیت کو کم کر کے دکھانے کیلئے کہتے ہیں کہ فوج یزید عین نواکھ نہیں بلکہ تمیں ہزار تھی یا پانی وس محرم کو خیام میں موجود تھا (نقن کا بیان) یا قید کی مدت صرف چند ہفتے تھی اور یزید عین اور اسکے اہل خانہ کو حرم آگیا تو فوراً رہا کر دیا۔ اس طرح یزید ملعون کے لئے نرم گوشے کی تلاش میں ہیں۔

شیعان مولا علیؑ کا قرآن پر مکمل ایمان ہے کہ قرآن میں صرف ایک تبلیغ کا حکم ہے وہ ولایت علیؑ ہے جو سنت رسول اللہؐ بھی ہے کہ

آپؐ دعوت ذوالعشیرہ سے غدرِ خم تک پوری زندگی فضائل و ولایت علیؐ کی تبلیغ کرتے رہے۔

۲۰۔ تبلیغ ولایت میں خواتین کا کردار

مقررین کے مذهب میں بیشک بہت سی مجتہدہ عورتوں کا ذکر موجود ہے مثلاً مجتہد نسیم الدین شہید اول کی دو بیٹیاں، مجتہد ابن ادریس کی والدہ، مجتہد اکبر ابو بکر کی بیٹی عائشہ، باقر الصدر شہید کی بہن بنت الحمد می اور قرۃ العین طاہرہ (جو مجتہدوں کو درس بھی دیتی تھی) (قصص العلماء، ۱۳۵، ۳۲۵، ۳۲۹۔ فقہ زندگی)۔ یہ سب مقرر عورتیں ولایت علیؐ کی مخالف تھیں اور اللہ نے ولایت علیؐ کے خلاف عورتوں کو لیں ہو کر نکلنے سے منع فرمایا ہے (الاحزاب ۳۳) مقام ہواب پر کتوں کی وارنگ بھی ایسی عورتوں پر اثر نہیں چھوڑتی۔

شیعیان مولا علیؐ کی مستورات سنت سیدۃ النساء العالمین و موصومہ سیدہ زینبؓ و ام کلثومؓ پر عمل کرتے ہوئے اپنے بچوں کو ولایت علیؐ اور عززاداری امام مظلومؑ کا سبق دیتی ہیں۔ سیدۃ فاطمہ الزہراءؓ نے زخمی پہلوک ساتھ مولا علیؐ و حسین بن شریفینؑ کی معیت میں ولایت علیؐ کی گھر گھر جا کر دعوت دی (کتاب سلیم، ص ۱۳۶)۔ اور سیدہ زینبؓ و ام کلثومؓ نے اسیری اور زخموں کے باوجود کوفہ و شام کے بازاروں میں اعلان ولایت موصومینؓ کیا۔

۲۱۔ مقررین کے شرمناک فتاویٰ

مقرر ملا عورت سے غیر فطری فعل اور عورت کا دودھ پینا جائز قرار دیتے ہیں (قصص العلماء ص ۱۹)۔ دراصل شیطان انکو یہ فتح اعمال خوشنما بنا کر دکھاتا ہے کہ عورت کھیتی ہے جس طرح چائے آؤ یا یہ سیرت مقررین ہے یا حیض کے دوران اس عمل کے سوا کوئی چارہ نہیں یا یہ کہ رضا عنعت کے اصولوں کے مطابق تھوڑا سا دودھ پینے سے جس سے گوشت اور ہڈیاں نہ بنیں جائز ہے۔

ایسی بیہودہ اور اخلاق سوز با تین لکھناہمیں بالکل پسند نہیں مگر مجبوری ہے کہ لوگوں تک حقیقت پہنچ جائے کہ مقررین جن نام نہاد فتویٰ ساز ملاوں کو مقدس گائے بنائے کر عوام الناس میں پیش کر کے گمراہی کا سبب بنتے ہیں کا اخلاق سامنے آ جائے اور یہ تو کچھ نہیں کیا کیا بیہودگی ہے کہ اگر اس کو نہ ہب حقہ کے لئے کنک کا داغ کہا جائے تو بے جانہ ہوگا۔ اور غیر فطری فعل تو طبی، اخلاقی، مذہبی، معاشرتی، تاریخی اور عقلی حوالے سے فتح اور گند اعمال ہے اور اللہ نے حضرت لوطؑ کی قوم کو اسی غلامظت کی وجہ سے تباہ کر دیا اور جو یہ بدعلیٰ کرتا ہے مرنے سے پہلے خود اس کا شکار ضرور ہوتا ہے۔ (قارئین ایک دفعہ پھر معدتر)

شیعیان مولا علیؐ ایسے تمام شیطانی کاموں کی نمدت اور ان سے نفرت کرتے ہیں۔ مولا علیؐ نے ایک شخص جو اپنی بیوی سے یہ فتح کرتا تھا کو سزا کا حکم دیا اور بتایا کہ حدیث رسول اللہؐ کے مطابق ایسا شخص قیامت کے دن مردار سے زیادہ بد بودار ہو گا اور

اوںدھے منہ دوزخ میں پھینکا جائے گا (کوکب دری، ص ۵۲۹)۔

اصولی مقلدین کی غیرت کو کیا ہو گیا ہے کہ اپنے مجتہدوں سے ایسے گندے سوالات کرتے ہیں حالانکہ ایک شریف آدمی تو اپنی بیوی سے مقاربت کا ذکر تو ایک طرف، لوگوں کے سامنے بیوی کا نام لے کر نہیں پکارتا۔ اور مجتہدین بجائے کہ اس سوال کی مذمت کریں آسانی سے اجازت پر اجازت دیئے چلے جا رہے ہیں۔ کیا یہ ملت شیعہ کے لئے لمحہ فکر یہ ہے کہ نہیں؟

۳۲۔ سیدزادی کا نکاح کفو سے ہو سکتا ہے

مقررین ملاں سیدزادی کا نکاح غیر سید سے جائز قرار دیتے ہیں۔

شیعان مولا علی حکم رسول اللہؐ کے تحت سیدزادی کا نکاح صرف سید سے جائز قرار دیتے ہیں (اعتقادات، ص ۱۱۵)۔ اور یزید عین جو کام نہ کر سکو مقررین نے کر دکھایا ہے اسی لئے حدیث موصوم میں ان منافق ناصیبوں کو فوج یزید سے بدتر قرار دیا گیا ہے (الاحتجاج، ج ۲، ص ۵۱۳) (اپنائی دل گریگی کے عالم میں عصمت مآب ہستیوں سے معافی مانگ کر بادل خواستہ یہ عنوان تحریر کیا گیا ہے۔ مقصد صرف سادہ لوح شیعان حیدر کراں تک یہ حقیقت پہنچانا ہے کہ ادب و احترام کے دین میں کسی کسی گستاخی اور بے ادبی کو جائز قرار دیا جا رہا ہے)۔

۳۳۔ دین حق میں تفاوت و اختلافات کی گنجائش نہیں

مقررین ایک ہی مسئلے کے بارے میں مختلف مجتہدوں کے مختلف فتووں کو جائز قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اختلاف کی وجہ علم و تحقیق اور روایات میں (نحوہ باللہ) اختلاف ہے (اجتہاد و تقلید، ص ۱، ۲، ۷، ۲۷)۔ حالانکہ قرآن و احادیث میں کوئی اختلاف نہیں، دراصل یہ عقل و بصیرت کی کمی ہے کہ انکو اقوال موصومین میں اختلاف نظر آتا ہے اور یہی شیطان کی پیروی ہے اس نے بھی کہا تھا کہ اے اللہ تو نے مجھے گمراہ کیا ہے یعنی اپنی گمراہی اللہ کے سرخوب دی (الاعراف ۱۶۔ الحجر ۳۹)۔

شیعان مولا علیؐ کا ایمان ہے کہ ہر مسئلے کا حق پر بنی صرف ایک ہی حل ہوتا ہے (القطرہ، ج ۲، ص ۲۸۷) اور مولا علیؐ کا اس بارے میں جامع خطبہ ہے (نیج البلاغۃ۔ خطبہ ۱۸)

۳۴۔ اللہ کی راہ میں حرام مال خرچ کرنے کی ممانعت

مقررین اگر حلال مال میں حرام مال مخلوط (مکس) ہو جائے تو اس کو پاک کرنے کا طریقہ یہ بتلاتے ہیں کہ اس مال سے خمس نکال کر مجتہد کو دے دیا جائے تو باقی مال پاک ہو جائے گا (پرکیٹیکل لازماً ف اسلام، ص ۳۲۳۔ سیستانی توضیح المسائل، ص ۲۶۹)۔

شیعان مولا علیؑ کا ایمان ہے کہ اللہ کی راہ میں حرام مال خرچ کرنے کا سوچا بھی نہیں جاسکتا (بقرہ ۲۶۷) اور حرام مال تو حاصل کرنے کی کسی صورت اجازت ہی نہیں ہے جس طرح مقصود ملاں نے اپنے مقلدین کو یہ چھوٹ دے دی ہے کہ ہیر وَن، سملگنگ اور چور بازاری کی آمدن سے مجتہد کو حصہ دے کر مال حرام کو پاک کرلو۔

۳۵۔ انقلاب کی حقیقت

مقصرین شہریے کے عوض اور ذاتی غلبے کو اسلامی انقلاب قرار دیتے ہیں۔

شیعان مولا علیؑ کا ایمان ہے کہ ظہور امام زمانؑ سے پہلے جتنے بھی انقلابات آئیں گے وہ طاغوت کے ماننے والے ہوں گے (الغیبة، ص ۳۸، ۱۱۵) اور یہ حقیقت ہے کہ جس انقلاب کے بعد زنجیر و قمہ زنی پر پابندی عائد کر دی جائے اور مظلوم مومین کو ذوالجناح کی شیبہ بنانے کی اجازت نہ ہو اور معصومینؐ کے دشمنان اور شہید کرنے والوں کو وہاں برا بھلا کہنا حرام ہو۔ تو کیا یہ طاغوت کی پستش کی علامات نہیں اور کیا اس کو ہی اسلامی انقلاب کہتے ہیں؟

۳۶۔ مولاؑ کے القابات استعمال کرنے والوں کی حقیقت

مقصرین ملاں معصومینؐ کے تمام القابات و اختیارات اپنے لئے جائز قرار دیتے ہیں مثلاً امام، ججۃ اللہ علیٰ الْخُلُق، امام، رہبر کبیر، آیت اللہ العظیمی، ولی امراء المسلمين، ججۃ الاسلام و المسلمين، آیت اللہ العظیمی وغیرہ وغیرہ

شیعان مولا علیؑ کا ایمان ہے کہ قول معصومؐ کے مطابق جو بھی امام کہلوائے گا چاہے وہ ظاہری طور پر سید بھی ہو تو ظالم و غاصب ہے اور اس کا روز قیامت منکارا ہو گا (الغیبة، ص ۱۱۳، ۱۱۵)۔ اور حدیث میں رسول اللہؐ نے برأت کا اظہار کیا ہے (ینابیع المودة، ص ۲۵۶)۔ اور مولا امام زمانؑ کی مخالفت کرنے والے یہی علمائے سو ہیں (ینابیع المودة، ص ۲۹۰، ۲۵۲) اور یہی وہ ہیں جن کا احادیث میں دشمنی امامؑ کا ذکر آیا ہے (الغیبة، ص ۳۰۹) اور ایسی مجلس شوریٰ پر رسول اللہؐ نے لعنت کی ہے (علامات ظہور مہدیؑ، ص ۲۷۲)

۳۷۔ روزے میں تمبا کو کا استعمال حرام ہے

مقصر ملاں رمضان میں خود منبر پر حقہ پیتے رہے اور ایک ملاں زبان کے نیچے تمبا کو رکھنے سے روزہ ثابت رہنے کا فتویٰ دیتا ہے (قصص العلماء ص ۱۵۱۔ پریکٹیکل لازآف اسلام، ص ۲۷۵)۔

شیعان مولا علیؑ ایسی خرافات سے بیزاری کا اعلان کرتے ہیں۔

۳۸۔ بیوی کی ماں سے شادی حرام ہے

مقرر ملاں کے ان داتا بیوی کی سوتیلی ماں سے نکاح جائز قرار دیتے ہیں اور اسے کر کے بھی دکھایا اور ایسی شادی سے جو بچے پیدا ہوئے وہ بھی مقرر ملاں بنے (قصص العلماء ص ۱۹، ۲۸۰)

شیعان مولاعلیٰ ایسی شادی کو حرام قرار دیتے ہیں، زوج کی ماں سے نکاح حرام ہے (النساء ۲۳) اور ایسی حرام کاری کے نتیجے میں پیدا ہونے والے دشمنانِ ولایت مطلقہ نہیں ہیں گے تو اور کیا ہیں گے؟

۳۹۔ بے حیائی کی ممانعت

مقررین کے خود ساختہ عمار شستہ دیکھنے کی خاطر لڑکی کے بال اور باریک لباس میں حسن و جمال دیکھنے کو جائز قرار دیتے ہیں (خاندان اسلام کی نظر میں، ص ۱۵۳) اور اس کا چہرہ، بال، گردان، ہاتھ، کلائیاں (بازو)، پنڈلیاں (ٹانگیں) اور اس قسم کے مقامات حسن کو دیکھنا جائز سمجھتے ہیں (جدید فقہی مسائل، ص ۲۵۱)

شیعان مولاعلیٰ کا عقیدہ ہے کہ مستور سے حسن اور مال کی خاطر شادی نہیں کی جاتی بلکہ اسکا شریف خاندان اور مومنہ ہونا دیکھا جاتا ہے۔ اور سیستانی کا سکنے فتوے میں سر، گردان، بازو، ٹانگوں کے بعد وسرے مقامات حسن سے کیا مراد ہے؟ اس طرح تو جانور پر بھی کوئی نظر نہیں ڈالتا اور ہر غیرت مند انسان سمجھ سکتا ہے کہ مقررین کے خود ساختہ علماء کے ذھنوں میں غلامت کے علاوہ اور کچھ نہیں ہوتا۔ (قصص العلماء، ص ۲۳۰)۔

اور مومنین کے گھروں میں تو باریک لباس ہوتا ہی نہیں کیونکہ مولاعلیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر عورت باریک لباس کا مطالبہ کرے اور مرد اسے لے دے تو وہ مرد بغیر حساب کتاب کے دوزخ میں جائے گا۔ (خاندان اسلام کی نظر میں، ص ۳۲۶)

۴۰۔ رقص و موسیقی اور جنسی فلمیں

مقررین میاں بیوی کیلئے بلوپرنٹ فلمیں دیکھنا اور عورت کا مرد کیلئے موسیقی کے ساتھ رقص کرنا جائز قرار دیتے ہیں (فقہ زندگی، ص ۲۷۔ جدید فقہی مسائل ص ۳۰۶، ۳۱۰)۔

شیعان مولاعلیٰ یہ تصور بھی نہیں کر سکتے جیسا کہ مقرر لوگ ایسا منافق رو یہ اختیار کرتے ہیں کہ ظاہراً خود داراً ہی کے ساتھ نماز اور عورت بر قعہ میں مگر گھر جا کر میاں دلال بن کر عورت کو دوسرے مردوں کی شرمگاہ فلموں میں دیکھنے کی اجازت دے اور اسے کنجھری رقصہ بن کر رقص و موسیقی کی اجازت دے۔ اور ایسی خرافات ہمارے فہم و ادراک سے باہر ہے۔

۱۵۔ شراب (الکحل) اور نشہ آور اشیاء نجس اور حرام ہیں

مقررین کے قابل احترام شراب کو پاک قرار دیتے ہیں اور جس مشروب میں ۵ یا ۸ فی صد شراب مخلوط ہوا سے حلال بھی قرار دیتے ہیں (قصص العلماء ص ۳۵، ۲۷، ۲۰۔ فقہ زندگی ص ۵۸۔ پرکیٹیکل لاز آف اسلام، ص ۱۱۱، ۱۱۳) اور افیون کو خود بھی استعمال کرتے تھے (قصص العلماء ص ۱۰۱)۔

شیعان مولا علیؑ کا ایمان ہے کہ ہرنشہ آور چیز حرام ہے اور شراب چاہے قلیل مقدار (۵۔ ۸ فی صد) میں ہو یا کثیر مقدار میں ہو نجس اور حرام ہے (المائدہ، ۹۰۔ من لا تحضره الفقیرہ ج ۲، ص ۲۷۵)

۱۶۔ گھر میں ماحول پا کیزہ اور غذا پاک و صاف ہونی چاہیے

مقررین کے علماء گھر کے اندر بیٹی کے لئے مختصر لباس جس میں سینہ اور پنڈلیاں کھلی نظر آتی ہوں یا والد کے لئے صرف انڈرویر میں ہونا شریعت کی رو سے جائز قرار دیتے ہیں (فقہ زندگی، ص ۷۷، ۷۸)۔ اور نابالغ بچوں کو نجس غذا کھلانے کو جائز قرار دیتے ہیں (فقہ زندگی، ص ۵۲)۔

شیعان مولا علیؑ ایسے ماحول پر لعنت کرتے ہیں۔ ایسے ماحول میں پرورش پانے والے بچے اور بچیاں کر بلکہ مقصد کو خاک سمجھ پائیں گے اور نہ ہی نجس غذا کھانے والے معصومینؐ کی معرفت حاصل کر سکتے ہیں کیونکہ جس کے پیٹ میں حرام یا نجس غذا جاتی ہو وہ حق مخصوص نہیں پہچان سکتا۔ مولا حسینؐ نے روز عاشور خطبہ میں یہی بیان فرمایا تھا (بحار الانوار، ج ۱، ص ۲۲۵)۔ بے جایا عورتیں بازاروں میں بنے ہوئے حماموں میں جا کر نہاتی ہیں ایسی قوم کے بارے میں رسول اللہؐ نے فرمایا کہ وہ اللہ اور روز آخرت پر ایمان نہیں رکھتے (من لا تحضره الفقیرہ ج ۱، ص ۸۶)۔

۱۷۔ شطرنج نجس اور حرام ہے

مقررین شرط کے بغیر شطرنج کھیلنا جائز قرار دیتے ہیں (فقہ زندگی ص ۲۷۲)۔

شیعان مولا علیؑ حکم الہی کے تحت شطرنج کونا پاک اور حرام سمجھتے ہیں (المائدہ، ۹۰) اور آئمہ طاہرین کو شطرنج اور شراب سے شدید نفرت تھی کیونکہ یہ دونوں چیزوں کی یاد تازہ کرتی ہیں۔

۱۸۔ جشن ظہور، نوروز اور نذر و نیاز

مقرر ملاں فضل اللہ ظہور مخصوص کے دن جشن منانے کے بارے میں کہتا ہے کہ اس کی کوئی شرعی دلیل نہیں ہے بلکہ یہ عیسائیوں کی

تقلید ہے (فقہ زندگی ص ۲۳۵)۔ اور ایک اور مقصر نیاز امام جعفر صادقؑ کے خلاف بولتا تھا۔ مقصرین کو معصومینؐ سے منسوب ہر چیز سے حسد ہے۔

شیعائیان مولا علی حکم الہی کے تحت تمام معصومینؐ کا جشن ظہور مناتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ انبیاء کے دنیا میں آنے اور جانے کے دنوں پر سلام کرتا ہے (مریم۔ ۱۵، ۳۳) اور جس دن لسان اللہ نے ”کن“ کہا تو کائنات وجود میں آئی اور اسی دن (شمی لحاظ سے) لسان اللہ منبر افروز ہوئے، یہ نوروز کا دن لسان اللہ سے منسوب ہو گیا لہذا مؤمنین اس دن خوشیاں مناتے ہیں۔ اور اسی طرح مؤمنین معصومینؐ کی خوشی میں خوشی اور غمی میں غمگین ہوتے ہیں اور ان کے اقوال کے مطابق نذر نیاز دیتے ہیں۔

۵۵۔ مشاہد فرقہ امامیہ اثناعشری

اظاہر مقصرین کا فرقہ اپنے آپ کو شیعائیان مولا علیؐ کی طرح قرار دیتا ہے مگر مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ یہ دو فرقے نہیں بلکہ دو مختلف مذاہب ہیں جن کی ابتداء اور بنیاد سراسر علیحدہ ہے۔ شیعائیان مولا علیؐ حضرت آدمؑ سے پہلے عرش الہی کے پاس مقیم ہیں جن کو کربوی (کربو بنین) کہتے ہیں اور اس مذهب کی بنیاد ولایت علیؐ (یعنی ولایت معصومینؐ) ہے (اقطرہ، ج ۱، ص ۳۵۳)۔ اس کے بر عکس مقصرین کا مذهب امام زمانہؐ کی غیبت کے بعد چوتھی صدی ہجری میں دو بعدی نام نہاد شیعہ ملاوں کی سازش سے وجود میں آیا یعنی حسن بن علی بن عقیل اور محمد بن احمد بن جنید اسکافی۔ اور اس مذهب کی بنیاد ”ولایت فقیہہ“ پر رکھی گئی یعنی ”ولایت علیؐ“ کے مقابلے میں ان ناصیبوں نے ”ولایت فقیہہ“ نصب کی ہے۔ ولایت فقیہہ کو ولایت مولا علیؐ کے مقابلہ کھڑا کر دیا گیا ہے اب فیصلہ آپ کے عدل کے حوالے۔

۵۶۔ مقصرین کے مذهب کا اصلی چہرہ

معصومینؐ سے محبت و مودت رکھنے والا مون جانتا ہے کہ یہ ناصیبی ملاں یزید عین کے پیروکار ہیں:

- 1۔ یزید عین نماز کو ختم کرنا چاہتا تھا اور آدمی آیت پڑھتا تھا ”اور نماز کے قریب نہ جاؤ“۔ مقصرین کی نماز بھی قبول نہیں ہوتی کیونکہ ولایت علیؐ کی مخالفت کے ساتھ نماز گناہ بکیرہ ہے۔
- 2۔ یزید عین شراب عیسائی مذهب میں جائز سمجھتے ہوئے پیتا تھا۔ اصولیوں نے شراب کو نص کے خلاف پاک کہا اور مشروب میں قلیل مقدار مخلوط شراب کو حلال بھی کہا۔ اور قم میں ایک استاد مجتہد شراب کے فائدے بتاتا ہے اور جس کو اس کا نشہ نہ چڑھے اس کیلئے جائز بھی قرار دیتا ہے۔
- 3۔ یزید عین کے دربار میں رقص و موسیقی کا باقاعدہ انتظام تھا مگر اس کی بیویاں پرده میں تھیں۔ مقصرین نے اپنی بیویوں

- کلیئے رقص اور موسیقی کو جائز قرار دے دیا ہے!
- 4۔ یزید عین محرم عورتوں (سو تیلی ماں بہن اور پھوپھی وغیرہ) سے زنا کرتا تھا۔ مقصر ملاوں نے سوتیلی ساس سے نکاح کیا اور جائز بھی قرار دیا۔
- 5۔ یزید عین شترنج کھیلتا تھا جو شخص اور حرام ہے اور خاندان نبوتؐ کو اسی کھڑے رکھا۔ مقصرین نے اس شخص و حرام یزیدی کھلیں کو جائز قرار دیا ہے۔
- 6۔ یزید عین مفعول علت انہے کاشکار تھا۔ مقصرین نے غیر فطری فعل کا راستہ نکال لیا ہے اور یہ برائی اپنی ہی بیویوں سے کرتے ہیں۔
- 7۔ یزید عین نے معصومینؐ کو شہید کیا تواریخ سے۔ مقصر ولایت علیؐ کی شہادت نہ دے کر زبان سے معصومؐ کو شہید کرتے ہیں۔ اور زیارت کے فقرے کا یہی مطلب ہے: اللہ ان کو قتل (ہلاک) کرے جنہوں نے آپ کو ہاتھ یا زبان سے قتل (شہید) کیا۔ (مفائق الجنان ص ۹۱۵)
- 8۔ یزید عین نے خواتین عصمت و طہارت کے ہاتھ باندھ دیئے تاکہ امام مظلومؐ کا ماتم نہ کر سکیں۔ شہزادی پاک معصومہ کبریٰؑ نے چوب پر سر اقدس مار کر خون کا ماتم کیا۔ مقصرین نے زبردست ماتم کے خلاف فتوے دیے اور خون کے پر سے کو بھی حرام قرار دیا۔
- 9۔ یزید عین کے دربار میں جب مولا سجادؐ نے خطبہ شروع کیا اور ذکر امام مظلومؐ بیان کیا تو عین نے اذان شروع کروادی تاکہ ذکر مظلومؐ قطع ہو جائے۔ مقصرین جلوس مظلوم روک کر اذان و نماز شروع کر دیتے ہیں تاکہ ماتم وزنجیر زنی میں خلپ چڑھ جائے۔ راستے (سرٹک) میں تو نماز ہوتی ہی نہیں اور وہ بھی مظلومؐ کا پرسہ روک کر۔ اگر اتحاد بین اسلامیین کا اتنا ہی شوق ہے تو سرٹک کی بجائے اہلسنت کی مسجدوں میں جا کر ان کے ساتھ باجماعت نماز پڑھو۔
- 10۔ اٹھارہ ہزار یزیدی فتویٰ سازوں نے امام حسینؐ کے قتل کا فتوئی دیا تھا اور پھر یزید عین نے دربار میں نوسوکریاں لگو اکر لوگوں کو دکھلایا کہ اس نے معصومینؐ پر کیسا ظلم کیا ہے۔ مقصرین عزاداری اور ولایت معصومینؐ کے خلاف فتوے دے کر اب اتحاد بین اسلامیین کا نعرہ لگا کر مجمع اکٹھا کر رہے ہیں کہ لوگ دیکھ لیں کہ زبان سے بھی ظلم کیا جا سکتا ہے اور شہید کیا جا سکتا ہے۔
- 11۔ رے کی حکومت کی خاطر عمر بن سعد عین ظالم یزیدی فوج کا لیڈر (رہبر) بن بیٹھا۔ رے کی حکومت کی ہی خاطر معصومینؐ پر فتووں کی تواریں چلانے کیلئے لوگوں نے فتوے دیئے۔
- 12۔ یزید عین سیدزادی کا ایک غیر سید کے گھر رہنا جائز کہنے کی جرأت نہ کر سکا۔ مقصرین نے حرمت سادات پامال کرنے

کی کوشش میں کوئی کسر باقی نہ رکھی۔ تمام مقصرین سنت رسول اللہؐ کے خلاف سیدزادی کا نکاح غیر سید سے جائز قرار دیتے ہیں۔ ان کو شرم نہیں آتی کہ سنی علماء بھی حرمت سادات کے قائل ہیں۔

13۔ بیزیدی پیر و کارجو اپنے گھر میں ہی بے حیائی اور انسانیت سوز ماحول جائز قرار دیتے ہیں کہتے ہیں: شیعہ لوگ علماء کی عزت نہیں کرتے اور نہ ہی ان میں کوئی عالم ہوتا ہے یہ تو ان پڑھ ملنگوں اور ذاکروں کا ٹولہ ہے۔

شیعان مولا علیؐ اسلئے ناصی مقصر ملاوں کی عزت نہیں کرتے کیونکہ امام معصومؐ نے بھیڑ کی کھال میں بھیڑے مقصر ملاوں کی عزت کرنے سے منع فرمایا ہے اور ان کے ہاتھ کوئی کام (پیش نمازی، نکاح، جنازہ، مجلس، درس وغیرہ) بھی دینے سے منع فرمایا ہے۔ اور شیعہ موسین کے علماء معصومینؐ ہیں جو علم الہی کا خزانہ ہیں۔ اور شیعہ فقہا اور محدثین جنہوں نے حق بیان کیا اور باطل کا پردہ چاک کیا ان کی توہم دل و جان سے عزت و توقیر کرتے ہیں، جن میں چند نام یہ ہیں: جناب محمد امین استر آبادیؐ، سید محمد احسن زیدیؐ، شیخ محمد السندر، جناب سید عرفان حیدر عابدیؐ، محمد بن حسن الحرماعلیؐ، جناب محمد تقی مجلسیؐ، جناب باقر مجلسیؐ، یوسف بحر الہیؐ، ملا محمد محسن فیضؐ، جناب سید اظہر حسن زیدیؐ، جناب مرتضیٰ عباس نقوی وغیرہ۔

14۔ بیزید لعین الٹھارہ ہزار فتوؤں کے سہارے اپنی ”ولایت فقیہہ اور ولی الامر ہونا“ منوانا چاہتا تھا مگر مولا حسینؐ نے ”ولایت علیؐ موصومینؐ“، کوہیشہ بیشہ کیلئے زندہ کر دیا۔

15۔ شیعان مولا علیؐ مقصرین کے نہروانی تقوے اور ریا کاری و مفاد پرمنی مجالس سے دھوکہ نہیں کھاتے۔ جیسے شام میں بیزید لعین نے ہار مان کر سیدہ معصومہ زینبؓ و ام کلثومؓ کو مجالس عزا برپا کرنے کی مجبوراً اجازت دی، اسی طرح یہ خمس اور حکومت کے بچاؤ کی خاطر مجالس برپا کرتے ہیں۔ اور جس طرح فوج بیزید لعین حضرت علیؐ اصغرؓ کو پانی ندے کر سہہ شہبہ تیر مار کر ظلم کی انتہا پر چند لمحے منہ چھپا کر رو دیئے اسی طرح یہ ناصی قوم رومال میں منہ چھپا کر تھوڑا آہستہ سے رو لیتی ہے۔

۷۵۔ دعا

اللهم اکشف هذا الغمة عن هذا الامة بحضوره و عجل لنا ظهوره انهم يرونـه بعيداً و نـريـه قـرـيـباً
برحـمـتـك يا ارحمـ الرـاحـمـينـ. العـجلـ العـجـلـ يا مـولـاـيـ يا صـاحـبـ الزـمانـ.

اللـهـ بـحـقـ مـحـمـودـ آـلـ مـحـمـدـ هـمـیـںـ صـرـاطـ مـسـتـقـیـمـ وـلـایـتـ عـلـیـ پـرـقـائـمـ رـکـھـ اـوـ غـمـ حـسـینـ مـیـںـ عـزـادـارـیـ قـائـمـ رـکـھـ کـیـ توـقـیـتـ عـطـافـرـ ماـ اـوـ تـبـلـیـغـ
وـلـایـتـ مـعـصـومـینـ کـیـ توـقـیـتـ عـطـافـرـ ماـ اـوـ مـعـرـفـتـ مـعـصـومـینـ کـارـزـقـ عـطـافـرـ ماـ اـوـ رـہـمـارـےـ اـمـامـ زـمـانـہـ عـجلـ اللـهـ تـعـالـیـ فـرـجـہـ الشـرـیـفـ کـاـ جـلـدـ اـزـ جـلـدـ
ظـہـورـ فـرـمـاـ اوـ رـہـمـیـںـ انـ کـاـ اـطـاعـتـ گـزارـوـںـ مـیـںـ سـےـ قـرارـ دـےـ۔ الـلـهـ آـمـیـنـ

اللـهـمـ صـلـیـ عـلـیـ مـحـمـدـ وـ آـلـ مـحـمـدـ

مصادر

- ۱-قرآن کریم۔ کلام الہی
- ۲-کتاب سلیم بن قیس الھلائی۔ انتشارات دلیل مقام۔ ایران
- ۳-الاحتجاج الطبری۔ علامہ احمد بن علی ابو منصور الطبری۔ انتشارات اسوہ قم
- ۴-اے شارٹ ہسٹری آف علم الاصول۔ باقر الصدر شہید۔ اسلامک سیمینری پبلیکیشنز۔ کراچی
- ۵-تفسیر نمونہ۔ آیت اللہ ناصر مکارم شیرازی اور دس مجتہدین۔ مکتبہ الرضا، لاہور
اور مصباح القرآن ترسیث۔ لاہور
- ۶-شهادت ثالثۃ درشند کے متعلق شرعی فیصلہ۔ ملک آفتاب حسین جوادی۔ المصطفیٰ پبلیکیشنز، راولپنڈی
- ۷-قصص العلماء۔ میرزا محمد تکابنی۔ الکسانہ پبلیشرز۔ کراچی
- ۸-پرکیٹیکل لاز آف اسلام۔ علی خامنہ ای۔ اسلامک گلچارینڈر پبلیکیشنز آر گناہن زیشن۔ تهران، ایران
- ۹-توضیح المسائل۔ علی حسینی سیستانی۔ جامعہ تعلیمات اسلامی۔ کراچی
- ۱۰-خاندان اسلام کی نظر میں۔ استاد حسین انصاریان۔ المؤسسة الاسلامیہ۔ لاہور
- ۱۱-فقہ زندگی۔ محمد حسین فضل اللہ۔ دارالشقلین۔ کراچی
- ۱۲-جدید فقہی مسائل۔ علی حسینی سیستانی۔ مؤسسة الامام علی۔ لندن
- ۱۳-عقاید امامیہ۔ شیخ محمد رضا مطفر۔ ادارہ پاسبان اسلام۔ سرگودھا
- ۱۴-اجتہاد و تقلید پر اعتراضات کا تجزیہ۔ سید عبدالحسین زیدی۔ پیغام وحدت اسلامی۔ کراچی
- ۱۵-کریست اٹریشن۔ ماہنامہ رسالہ نومبر ۲۰۱۰ء۔ کراچی
- ۱۶-اماں شیخ صدوق۔ شیخ ابی جعفر محمد بن علی صدوق۔ ادارہ منہاج الصالحین۔ لاہور
- ۱۷-بحار الانوار۔ علامہ محمد باقر مجلسی۔ محفوظ بک ایجنسی۔ کراچی

- ۱۸۔ عيون اخبار رضا۔ شیخ ابی جعفر محمد بن علی صدوق۔ اکبر حسین جیوائی ٹرست۔ کراچی
- ۱۹۔ معانی الاخبار۔ شیخ ابی جعفر محمد بن علی صدوق۔ الکسان پبلیکیشنز۔ کراچی
- ۲۰۔ علل الشرائع۔ شیخ ابی جعفر محمد بن علی صدوق۔ الکسان پبلیکیشنز۔ کراچی
- ۲۱۔ التوحید۔ شیخ ابی جعفر محمد بن علی صدوق۔ الکسان پبلیکیشنز۔ کراچی
- ۲۲۔ بیانات المودة۔ شیخ سلیمان قندوزی۔ حمایت اہلیت۔ لاہور
- ۲۳۔ البرھان۔ سید حاشم الحرامی۔ مؤسسة الاعلمی۔ بیروت۔ لبنان
- ۲۴۔ مفاتیح الجنان۔ شیخ عباس قمی۔ انصاریان۔ ایران
- ۲۵۔ فتح البلاغۃ۔ سید شریف الرحمن۔ تنظیم المکاتب۔ انڈیا
- ۲۶۔ فتح الاسرار۔ سید غلام حسین رضا۔ رحمت اللہ بک ایجنسی۔ کراچی
- ۲۷۔ فقہ کامل۔ علامہ تقي مجلسی۔ نسخہ قدیم
- ۲۸۔ المناقب آل ابی طالب۔ رشید الدین محمد ابن شہر آشوب مزندرانی۔ سی ڈی
- ۲۹۔ بصائر الدرجات۔ محمد بن حسن ابو جعفر الصفار۔ مکتبہ حیدریہ قم
- ۳۰۔ بشارات المصطفی۔ عماد الدین ابو جعفر طبری۔ دارالحورا۔ بیروت
- ۳۱۔ القطرہ من بخار مناقب النبی والعترۃ۔ علامہ سید احمد المستبط۔ نشر الماس۔ قم
- ۳۲۔ علامات ظہور مهدی۔ طالب جوہری۔ نثار آرت پر لیں گلبرگ۔ لاہور
- ۳۳۔ اسلام اور علمائے اسلام۔ سید محمد احسن زیدی۔ ادارہ علوم الاسلام۔ لاہور
- ۳۴۔ انوار نعمانیہ۔ سید نعمت اللہ الجزایری۔ مؤسسة الاعلمی للمطبوعات۔ بیروت
- ۳۵۔ کوکب دری فی فضائل علی۔ سید محمد صالح کشھی۔ امامیہ کتب خانہ موچی دروازہ، لاہور
- ۳۶۔ اعتقادات۔ شیخ ابی جعفر محمد بن علی صدوق۔ البلاع لمحبین، اسلام آباد
- ۳۷۔ وسائل شیعہ۔ محمد بن حسن الحرمی۔ مؤسسة الاعلمی للمطبوعات۔ بیروت۔ لبنان
- ۳۸۔ تاریخ اسلام میں عائشہ کا کردار۔ سید مرتضیٰ عسکری۔ انصاریان پبلیکیشنز۔ قم

-
- ٣٠- معالى السبطين - محمد مهدى مازندرانى - نظامى پر لیں - کھنڈو - انڈیا
- ٣١- الغيبة - ابو عبد اللہ محمد بن ابراهیم الکاتب - دار الجواہین - بیروت - لبنان
- ٣٢- الکافی - شیخ محمد بن یعقوب الكلینی - منشورات الفخر - بیروت - لبنان
- ٣٣- تهذیب الاسلام - علامہ محمد باقر مجلسی - افتخار بک ڈپو - لاہور
- ٣٤- انوار القرآن - ذیشان حیدر جوادی - مصباح القرآن ٹرسٹ - لاہور